Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 62

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 43

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

18 ذوالحجہ 1434 ہجری قمری 24 اخاء 1392 ہش 24/اکتوبر 2013ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ تم نیکیوں کے حصول میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو

مسابقت فی الخیرات کے متعلق اسلامی تعلیمات

ارشاد باری تعالیٰ

وَلِکُلٍّ وِّجۡہَۃٌ ہُوَ مُوَلِّیۡہَا فَاسۡتَبِقُوا الۡخَیۡرٰتِ ؕ اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○ (البقرہ:۱۴۹)

ترجمہ: اور ہر ایک (شخص) کا ایک (نہ ایک) مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ (اپنے آپ پر) مسلط کر لیتا ہے سو (تمہارا مطمح نظر یہ ہو کہ) تم نیکیوں (کے حصول) میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ تم جہاں کہیں (بھی) ہوگے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا اللہ یقیناً ہر ایک امر پر پورا (پورا) قادر ہے۔

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عَنۡ اَبِیۡ اَیُّوۡبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : اَخۡبِرۡنِیۡ بِعَمَلٍ یُّدۡخِلُنِی الۡجَنَّۃَ ، قَالَ : تَعۡبُدُ اللّٰہَ لَا تُشۡرِكُ بِہٖ شَیۡئًا ، وَتُقِیۡمُ الصَّلٰوۃَ وَتُؤۡتِی الزَّکٰوۃَ ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ۔

(مسلم کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخلہ بہ الجنۃ)

حضرت ابوایوبؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا گُر بتایئے جو مجھے جنّت میں لے جائے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ۔ نماز باجماعت پڑھو، زکوٰۃ دو اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی اور حُسنِ سلوک کرو۔

عَنۡ اَبِیۡ سَعِیۡدٍ الۡخُدۡرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : یَانَبِیَّ اللّٰہِ! اَوۡصِنِیۡ ، فَقَالَ : عَلَیۡكَ بِتَقۡوَی اللّٰہِ فَاِنَّہٗ جُمَاعُ کُلِّ خَیۡرٍ وَعَلَیۡكَ بِالۡجِہَادِ فَاِنَّہٗ رَہۡبَانِیَّۃُ الۡمُسۡلِمِ وَعَلَیۡكَ بِذِکۡرِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ نُوۡرٌ لَكَ ۔ (قشیریہ باب التّقوٰی صفحہ ۵۶)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی وصیت کیجئے۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو کیونکہ تمام بھلائیوں کی یہ بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ یہ مسلمان کی رہبانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو کیونکہ یہ تیرے لئے نُور ہے۔

ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: مجرد سبقت کا جوش اپنے اندر بُرا نہیں ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فاستبقوا الخیراتِ یعنی خیر اور بھلائی کی ہر ایک قسم میں سبقت کرو اور زور مار کر سب سے آگے چلو سو جو شخص نیک وسائل سے خیر میں سبقت کرنا چاہتا ہے وہ درحقیقت حسد کے مفہوم کو پاک صورت میں اپنے اندر رکھتا ہے۔ (تبلیغ رسالت (مجموعہ اشتہارات، جلد پنجم صفحہ ۷۵)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی
حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کی مسابقت فی الخیرات کا ایک واقعہ

قادیان میں ایک نابینا حافظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے ایک روز ایک حکیم صاحب کے پاس گئے اور یہ شکایت کی کہ میرے کانوں میں شائیں شائیں کی آواز سنائی دیتی ہے اور سنائی بھی کم دیتا ہے کوئی علاج بتائیں۔ حکیم صاحب نے بتایا کہ آپ کے کانوں میں خشکی ہے دودھ پیا کریں۔ اس پر انہوں نے کہا روٹی تو مجھے حضور کے لنگر سے مل جاتی ہے دودھ کہاں سے پیوں۔ اسی دوران حضرت مولوی شیر علی صاحبؓ وہاں سے گزرے۔ انہوں نے یہ ساری گفتگو سُن لی اور خاموشی سے چلے گئے اسی روز رات کے وقت ایک شخص حافظ کے پاس آیا اور قریباً ڈیڑھ سیر دودھ دے کر چلا گیا اور پھر یہ سلسلہ جاری رہا وہ شخص خاموشی سے آتا اور دودھ دے کر چلا جاتا۔ حضرت حافظ صاحب نے یہ قصہ شیخ عبدالعزیز کو سنایا۔

شیخ عبدالعزیز فرماتے ہیں میرے دل میں خیال آیا کہ دیکھوں کہ یہ کون شخص ہے جو مسلسل ڈیڑھ سال سے دودھ لے کر آتا ہے اور کبھی ناغہ بھی نہیں کرتا نہ ہی رقم کا مطالبہ کرتا ہے چنانچہ اس خیال کے تحت میں ایک روز اس شخص کے آنے سے پہلے ہی حافظ صاحب کے دروازے کے آس پاس گھومنے لگا اتنے میں ایک شخص ہاتھ میں برتن لئے ان کے گھر کے اندر چلا گیا چونکہ سردیوں کے دن تھے حافظ صاحب اندر چارپائی پر بیٹھے تھے اس شخص نے حسبِ معمول دودھ دیا میں اسے دیکھنے کیلئے جب اندر داخل ہوا وہ آہٹ سُن کر کونے میں جا کر کھڑا ہوا، اندھیرے کی وجہ سے میں پہچان نہ سکا میں نے پاس جا کر پوچھا کہ بھائی تم کون ہو؟ مجھے دھیمی آواز آئی شیر علی۔ میں سخت شرمندہ ہوا کہ جس کام کو حضرت مولوی صاحب راز رکھنا چاہتے تھے میں نے اسے افشاء کر دیا مجھے دیر تک آپ کے سامنے جاتے ہوئے شرم محسوس ہوتی تھی۔

(سیرت شیر علی) (منقول از الفضل ربوہ ۲۸ جون ۲۰۰۳)

بدرسوم سے بچیں۔اپنی خوشی کی تقریبات کو دینی تعلیمات کے تابع رکھیں۔

اپنے بچوں کی سوچیں اور طرز زندگی دینی اقدار کے مطابق بنائیں۔

معاشرے کی برائیوں سے اپنی اولاد کو محفوظ رکھنے کی پریشانی کا حل نماز ہے۔پھر تلاوت قرآن کریم ہے۔اس میں باقاعدگی ہونی چاہئے۔اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے۔خلافت کی برکات سے دائمی حصّہ پانے اور اپنی آئندہ نسلوں کو محفوظ رکھنے کے لئے خلافت کے ساتھ چمٹے رہیں۔

لجنہ اماءاللہ پاکستان کی مجلس شوریٰ 2009ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی پیغام

’’پیاری ممبرات مجلس شوریٰ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ لجنہ اماء اللہ پاکستان کو امسال بھی مجلس شوریٰ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور تقویٰ پر مبنی مفید آراء پیش کرنے کی توفیق دے۔مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔میں آپ کو چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔انہیں پوری توجہ اور غور سے سنیں۔خود بھی ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں اور واپس جا کر اپنی اپنی جماعتوں میں میری یہ نصائح پہنچادیں۔اللہ سب کو عمل کرنے کی توفیق دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’مَیں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے گلے کا ہار ہو رہی ہیں……سو آج ہم کھول کر بآواز بلند کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جائے۔اور جو کچھ اللہ جل شانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول ﷺ نے ہدایت کی ہے اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں نہ دائیں۔اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں……ہماری قوم میں یہ بھی ایک بدرسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔سو یاد رکھنا چاہئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عندالشرع حرام ہیں اور آتش بازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرامِ مطلق ہے۔ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔گناہ سر چڑھتا ہے۔صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا نکاح کے بعد ولیمہ کرے۔یعنی چند دوستوں کو بلا کر کھانا کھلا دیوے۔‘‘ (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 67 تا 71)

پس میری پہلی نصیحت تو یہ ہے کہ بدرسوم سے بچیں اور سچ مچ اسلامی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے فضول خرچی اور دیگر منہیات سے بچیں جن سے بچنے کا خدا اور اس کے رسول نے حکم دیا ہے۔محض دنیاوی نمود و نمائش اور ایک دوسرے سے مقابلہ بازی میں ایسے مواقع پر نیک نصائح کو بھلا نہ دیا کریں اور ہمیشہ اپنی خوشی کی تقریبات کو دینی تعلیمات کے تابع رکھیں۔

پھر دیکھیں کہ آج کے دور میں جدید ذرائع ابلاغ نے جہاں انسان کو ترقی کی راہوں پر ڈالا ہے وہاں انٹرنیٹ اور ٹی وی چینلز سے بہت سی برائیاں بھی ماحول کا حصہ بنی ہیں۔آئے دن نئے نئے فیشن متعارف ہو رہے ہیں اور ان میں سے بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو ایک مہذب قوم ہرگز اختیار نہیں کرسکتی۔اپنے بچوں پر بچپن سے نگاہ رکھیں اور ان کی سوچیں اور طرز زندگی دینی اقدار کے مطابق بنائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد اپنی جماعت کو اسلامی تعلیمات پر قائم کرنا اور ایک مثالی معاشرے کا قیام ہے۔ہماری بچیاں باقی بچیوں سے منفرد نظر آنی چاہئیں۔ان کی گفتگو سلجھی ہوئی اور پاکیزہ ہونی چاہئے۔ان کی چال ڈھال ،لباس اور حرکات اور سکنات سے اسلامی تعلیمات جھلکتی نظر آنی چاہئیں۔دس گیارہ سال کی عمر سے ہی انہیں سر ڈھانپنے اور پورا اور مناسب لباس پہننے کی عادت ڈالیں۔جو پردے کی عمر کو پہنچ چکی ہیں ان کے پردے کا خیال رکھیں۔گھروں میں بار بار کی نیک نصائح اور اپنے سے چھوٹی بچیوں کے لئے آپ کا نیک نمونہ آئندہ نسلوں کو دینی تعلیمات پر قائم کرتا چلا جائے گا۔مَیں کئی بار لجنہ کے اجتماعات اور جلسوں کی تقاریر میں بچیوں کی نیک تربیت کرنے اور پردے کی اہمیت کی طرف توجہ دلا چکا ہوں۔میری یہ نصائح بار بار سنیں اور اپنی بچیوں کو بھی سنائیں تا کہ کوئی دنیوی آلائشیں آپ کو دینی تعلیمات سے دور نہ لے جاسکیں۔

بہت سے والدین اپنی اولاد کے لئے فکرمند اور پریشان رہتے ہیں اور معاشرے کی برائیوں سے اپنی اولاد کو محفوظ رکھنے کی راہیں تلاش کرتے ہیں ۔قرآن شریف نے ان کی اس پریشانی کا حل نماز بتایا ہے۔اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡھٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (العنکبوت: 46) یقیناً نماز بے حیائی اور ہر ناپسندیدہ بات سے روکتی ہے۔اس سے انسان کی ظاہری اور باطنی پاکیزگی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:’’خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ایک بچے کی طرح بن کر اس کے حکموں کے نیچے چلو۔نماز پڑھو۔نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے‘‘۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 49)

پھر فرماتے ہیں:’’حدیث شریف میں آیا ہے کہ اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَاءُ ۔ اَلصَّلٰوۃُ مُخُّ الۡعِبَادَۃِ ۔یعنی نماز ہی دعا ہے۔نماز عبادت کا مغز ہے……یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ذریعہ ہوتی ہے اور انسان کو نامعقول باتوں سے ہٹاتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 283)

پھر تلاوتِ قرآن کریم ہے۔اس میں بھی باقاعدگی ہونی چاہئے۔روزانہ صبح کے وقت ہر احمدی گھر سے تلاوت کی آواز اٹھنی اور سنائی دینی چاہئے۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں تلاوت کرنے کا حکم دیا ہے اور اس کے لئے سب سے زیادہ موزوں وقت بھی بتادیا ہے اور پھر یہ کہ کس طرح تلاوت کرنی چاہئے اس کی طرف بھی ہماری راہنمائی فرمادی ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ قُرۡاٰنَ الۡفَجۡرِ کَانَ مَشۡھُوۡدًا ۔(سورۃ بنی اسرائیل: 79) مطلب یہ کہ یقیناً فجر کو قرآن پڑھنا ایسا ہے کہ اس کی گواہی دی جاتی ہے۔نیز فرمایا: رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا (سورۃ المزمل: 5) یعنی قرآن کریم کو خوش الحانی سے پڑھا کرو۔احادیث میں بھی جابجا تلاوتِ قرآن کی اہمیت اور برکات کا مضمون بیان ہوا ہے۔تلاوت قرآن کریم یقیناً ایک ایسا بابرکت اور باثمر عمل ہے کہ جس سے انشاء اللہ آپ کی آئندہ نسلیں سنور جائیں گی۔اس سے خیالات میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔نیکیوں پر قدم مارنے کی توفیق ملتی ہے۔دینی علم بڑھتا ہے اور محبوبِ حقیقی کا درشن ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:’’وہ خدا جس کے ملنے میں انسان کی نجات اور دائمی خوشحالی ہے وہ بجز قرآن شریف کی پیروی کے ہرگز نہیں مل سکتا……یقیناً سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں‘‘۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 442-443)

پھر فرماتے ہیں:’’خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِی الۡقُرۡاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔یہی بات سچ ہے……قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں‘‘۔ (کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا مطالعہ بھی بہت ضروری ہے۔آپ نے جس امام کو مانا ہے ان کی کتابیں پڑھیں گی تو آپ کو ان کی تعلیمات کا پتہ چلے گا۔حضور علیہ السلام نے خود بھی جماعت کو اپنی کتابیں پڑھنے کی تاکید اور نصیحت فرمائی ہے۔آپ مامور من اللہ تھے۔اس لئے آپ کی کتابیں اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ ہیں۔

آپ فرماتے ہیں:’’یہ رسائل جو لکھے گئے ہیں تائید الٰہی سے لکھے گئے ہیں۔میں ان کا نام وحی والہام تو نہیں رکھتا مگر یہ تو ضرور کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی خاص اور خارق عادت تائید نے یہ رسالے میرے ہاتھ سے نکلوائے ہیں‘‘۔

(سر الخلافہ صفحہ 6)

پس مامور زمانہ کی تحریرات کو پڑھنا بھی بہت ضروری ہے۔اس سے علم بھی بڑھے گا۔دلائل بھی ملیں گے۔مخالفین کے اعتراضات کا جواب دینے کی جرأت بھی پیدا ہوگی اور اصلاح نفس اور روحانی ترقی کی توفیق بھی ملے گی۔آپ نے ہمیں ایک ہاتھ پر جمع کیا اور آپ کی انہی کتابوں سے ہمیں قدرتِ ثانیہ کی نوید بھی ملی۔

آپ فرماتے ہیں: ’’سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور وہ دوسری قدرت آنہیں سکتی جب تک میں نہ جاؤں۔لیکن میں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔‘‘

(رسالہ الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 305)

دیکھیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو سچ کر دکھایا۔آج تمام دنیا میں صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جس کو خلافت کا بابرکت نظام عطا ہوا ہے۔پس اس کی برکات سے دائمی حصہ پانے کے لئے ، اپنی آئندہ نسلوں کو محفوظ رکھنے کے لئے خلافت کے ساتھ چمٹے رہیں۔یہی دین ہے۔یہی توحید ہے۔یہی مرکزیت ہے اور اسی کے ساتھ وابستگی میں خدا تعالیٰ کی رضا ہے۔اس لیے اس نعمت کی قدر کریں۔خدا کا شکر بجالائیں اور خلیفۂ وقت کے ساتھ ادب، احترام، اطاعت و وفا اور اخلاص کا تعلق مضبوط تر کرتی چلی جائیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ سب کو میری ان تمام نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔آپ دینی نعماء کی بھی وارث بنیں اور دنیوی حسنات سے بھی وافر حصہ پانے والی ہوں۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔آمین‘‘

(الفضل انٹرنیشنل ۲۲ فروری ۲۰۱۰ صفحہ ۲)

خطبہ جمعہ

ہر احمدی کو پتہ ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کیا ہے؟ اور یہ کہ آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ اپنے عقیدے کو مضبوط اور پختہ کرنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔ جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی اپنے پروگرام بنانے چاہئیں کہ کس طرح ہم اس بارے میں ہر فرد تک یہ تعلیم پہنچا دیں کہ آپ کی بعثت کی غرض کیا ہے اور آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے۔

جو جماعتی نظام ہے، سیکرٹریان، مبلغین اور ذیلی تنظیمیں سب کا کام ہے کہ خلافت سے ہر فرد کا ذاتی تعلق پیدا کروانے کی کوشش کریں۔ دلوں میں خلافت سے تعلق اور وفا کو جو پہلے ہی ہے، اُجاگر کرنے کی کوشش کریں۔

ہر احمدی کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم چندہ کیوں دیتے ہیں؟ ہر سطح پر سیکرٹریانِ مال کو فعّال ہونے کی ضرورت ہے۔ خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ مبلغین جماعتوں میں قرآنِ کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔

مختلف تربیتی اور انتظامی امور سے متعلق امراء جماعت، مبلغین، عہدیداران اور افراد جماعت کو نہایت اہم تاکیدی نصائح۔

مکرمہ تانیہ خان صاحبہ اہلیہ مکرم آصف خان صاحب کینیڈا کی وفات۔ مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 16 اگست 2013ء بمطابق 16 ظہور 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 30/اگست 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

کچھ دن ہوئے، دینی تربیتی امور کا ایک جائزہ اتفاق سے ایک عہدیدار کے ساتھ باتوں میں میرے سامنے آیا۔ اُس کے بعد پھر مَیں نے اُن سے تحریری رپورٹ بھی منگوائی۔ اس کو دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ بعض امور ایسے ہیں جن پر مجھے کچھ کہنا چاہئے۔ جماعت کا ایک طبقہ جو ہے، اُس کو اس کی ضرورت ہے اور اسی طرح کچھ ایسی باتیں ہیں جن کی عہدیداروں کو بھی ضرورت ہے۔ یہ امور جس طرح یہاں کی جماعت کے لئے اہم ہیں اسی طرح دنیا کی دوسری جماعتوں کے لئے بھی اہم ہیں۔ یا نئی نسل اور اُن افراد کے لئے بھی ان کا جاننا ضروری ہے جو زیادہ ایکٹو (active) نہیں ہیں، زیادہ تر جماعتی کاموں میں involve نہیں ہیں۔ یہ ایسے امور ہیں کہ جن کو عموماً کھول کر بیان نہیں کیا جاتا۔ یا مربیان اور عہدیداران افرادِ جماعت کے سامنے اس طرح احسن رنگ میں ذکر نہیں کرتے جس طرح ہونا چاہئے۔ جس کی وجہ سے بعض ذہنوں میں، خاص طور پر نوجوانوں میں سوال اُٹھتے ہیں لیکن وہ سوال کرتے نہیں۔ اس لئے کہ جماعتی ماحول یا اُن کا عزیز رشتے دار یا والدین ان سوالوں کو برا سمجھیں گے یا وہ کسی مشکل میں پڑ جائیں گے۔ حالانکہ چاہئے تو یہ کہ مربیان اور مبلغین سے سوال کر کے یا عہدیداروں سے جو علم رکھتے ہیں اُن سے سوال کر کے، یا اپنی ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں سے سوال کر کے پوچھیں۔ خدام الاحمدیہ اور لجنہ سے تعلق رکھنے والوں اور تعلق رکھنے والیوں کا اپنی اپنی متعلقہ ذیلی تنظیموں سے اس طرح تعلق ہونا چاہئے کہ آسانی سے سوال کر سکیں تا کہ معلومات میں بھی اضافہ کریں اور کوئی شکوک وشبہات ہیں تو وہ بھی دُور کریں یا مجھے بھی لکھ سکتے ہیں۔ بعض لوگ مجھے دوسرے ملکوں سے بھی اور بعض دفعہ یہاں سے بھی لکھتے ہیں اور انتہائی ادب کے دائرے میں رہتے ہوئے لکھتے ہیں تو اُن کے سوالوں کے جواب دیئے بھی جاتے ہیں۔ بہرحال یہ بات بھی سامنے آئی کہ بعض عہدیدار بھی اپنے فرائض اور دائرہ کار کے بارے میں تفصیل نہیں جانتے اور اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا نہیں کرتے۔

جو باتیں مَیں بیان کرنے لگا ہوں اس میں ایک پہلو تو عقیدے اور اُس کے بارے میں علم سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ ہمیں علم ہونا چاہئے کہ ہم کیوں کسی عقیدے پر قائم ہیں اور اسی طرح بعض باتیں جو ہمیں کرنے کے لئے کہا جاتا ہے، جن کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، اُن کے بارے میں بھی علم ہو کہ کیوں ہمیں کہا جاتا ہے اور کیوں یہ ایک احمدی مسلمان کے لئے ضروری ہے؟ اس میں مالی قربانی ہے، اس بارے میں لوگ تفصیل جاننا چاہتے ہیں۔ دوسرے اس تعلق میں عہدیداران کی بعض انتظامی ذمہ داریاں ہیں اُن کو کس طرح نبھانا ہے اور کس حد تک اختیارات ہیں۔ بہرحال اس تعلق میں ان دو باتوں کی طرف مَیں مختصراً توجہ دلاؤں گا۔

پہلی بات تو یہ ہے جو عقیدے سے تعلق رکھتی ہے اور ایک احمدی کے لئے اس کا جاننا ضروری ہے۔ عموماً اس کا بیان تو ہوتا بھی رہتا ہے لیکن اُس توجہ سے نہیں ہوتا یا اس بات کو مدّنظر رکھتے ہوئے نہیں ہوتا کہ ہمارے اپنے لوگوں کی بھی تربیت کی ضرورت ہے۔ عام طور پر یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ ایک پیدائشی احمدی ہے، اُسے علم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کیا ہے اور آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ نئے آنے والوں کو تو اس کا اچھی طرح علم ہوتا ہے۔ پڑھ کر تحقیق کر کے آتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا جو اتنے زیادہ ایکٹو (active) نہیں ہیں، اجتماعات پر نہیں آتے، بعض جلسوں پر بھی نہیں آتے اور ہر ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں، چاہے تھوڑی تعداد ہو، ایک تعداد ہے جس کی طرف ہمیں فکر سے توجہ دینی چاہئے اور اس کے لئے خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کی تنظیموں کو بھی اپنے پروگرام بنا کر اس پر کام کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔ اسی طرح جماعتی نظام بھی ایسے لوگوں کو دھتکارنے کے بجائے یا یہ کہنے کے بجائے کہ ان کی اصلاح نہیں ہو سکتی اُنہیں قریب لانے کی کوشش کرے۔ سوائے اُن کے جو کھل کر کہہ دیتے ہیں کہ میرا تمہارے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کے بارے میں بھی جو جماعت کا main جماعتی نظام، main stream ہے، اُس کو چاہئے کہ ذیلی تنظیموں کو ان لوگوں کی معلومات دے دیں، کیونکہ بعض بڑی عمر کے عہدیداران کے سخت رویے کی وجہ سے بھی لوگ ایسے جواب دے دیتے ہیں۔ ذیلی تنظیمیں ان کے ہم عمر یا کچھ حد تک ہم مزاج لوگوں کے ذریعہ سے اُن کی اصلاح کی طرف توجہ دے سکتی ہیں۔ اور جہاں یہ طریق اپنایا گیا ہے وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی بھی ہوئی ہے۔ بعض جگہ بعض سیکرٹریانِ تربیت ایسے بھی ہیں جنہوں نے تربیت کے لئے ایسے لوگوں کی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے پروگرام بنائے اور اس کا اچھا اور بڑا خاطر خواہ اثر ہوا۔ بڑی اچھی response ان لوگوں سے ملی۔ بہرحال کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہم نے حتی الوسع ہر احمدی کو ضائع ہونے سے بچانا ہے۔ یہ ہر عہدیدار کی ذمہ داری ہے، ہر مربی کی ذمہ داری ہے اور ہر سطح پر ذیلی تنظیموں اور جماعتی نظام کی ذمہ داری ہے۔

اس اصولی بات کے بعد جو پہلی بات مَیں کرنا چاہتا ہوں، وہ جیسا کہ مَیں نے کہا، ہر احمدی کو پتہ ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض کیا ہے؟ اور یہ کہ آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ اس کے لئے میں نے یہی مناسب سمجھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی مَیں بیان کروں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

’’مجھے بھیجا گیا ہے تا کہ مَیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کھوئی ہوئی عظمت کو پھر قائم کروں اور قرآنِ شریف کی سچائیوں کو دنیا کو دکھاؤں اور یہ سب کام ہو رہا ہے لیکن جن کی آنکھوں پر پٹّی ہے وہ اس کو دیکھ نہیں سکتے

حالانکہ اب یہ سلسلہ سورج کی طرح روشن ہو گیا ہے اور اس کی آیات ونشانات کے اس قدر لوگ گواہ ہیں کہ اگر اُن کو ایک جگہ جمع کیا جائے تو اُن کی تعداد اس قدر ہو کہ رُوئے زمین پر کسی بادشاہ کی بھی اتنی فوج نہیں ہے‘‘۔ فرمایا کہ :’’اِس قدر صورتیں اس سلسلہ کی سچائی کی موجود ہیں کہ ان سب کو بیان کرنا بھی آسان نہیں۔ چونکہ اسلام کی سخت توہین کی گئی تھی اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسی توہین کے لحاظ سے اس سلسلہ کی عظمت کو دکھایا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 9۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اور یہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی کی بات نہیں ہے بلکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے بارے میں اور قرآنِ شریف کی سچائی کو دنیا میں قائم کرنے کے بارے میں اپنے لٹریچر میں، اپنی کتب میں، اپنے ارشادات میں جس طرح روشنی ڈال گئے ہیں، وہ آج بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور قرآنِ شریف کی سچائی کو دشمنوں پر ثابت کر رہا ہے۔

مَیں نے مختلف موقعوں پر مختلف مثالیں دی ہیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی پہلوؤں کو غیروں کے سامنے بیان کیا جائے تو کس طرح وہ یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ اگر یہی سیرت ہے، یہی تعلیم ہے تو ہم غلطی پر تھے۔ کچھ عرصہ ہوا اپنی کسی تقریر میں کینیڈا کے ایک مخالفِ اسلام کی مَیں نے مثال دی تھی جس نے ڈینش اخباروں کے کارٹون بھی اپنے رسالے میں، اپنے اخبار میں شائع کئے تھے۔ اُس نے جب اس دفعہ دورے میں وہاں میری بات سنی ہے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں اُسے علم ہوا تو وہ اپنے اخبار میں یہ لکھنے پر مجبور ہو گیا کہ امام جماعت احمدیہ کی بات سن کر مجھے حقیقت کا علم ہوا ہے اور اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ اسی طرح گزشتہ خطبہ میں مَیں نے بتایا تھا کہ امریکہ میں ایک بڑے سیاستدان نے جمعہ کے حوالے سے غلط قسم کا پروگرام اپنے ریڈیو میں دیا یا باتیں کیں۔ اس پروگرام کو سننے والوں کی تعداد بھی بہت بڑی ہے، لاکھوں میں ہے۔ اس پر جمعہ کی اہمیت اور حقیقت قرآنِ کریم کی رُو سے کیا ہے؟ اس بارہ میں ہمارے ایک احمدی نوجوان نے اپنا آرٹیکل لکھا، ویب سائٹ پر دیا۔ پھر اس شخص کو لکھا گیا۔ یہ وہاں کا بڑا پولیٹیکل لیڈر ہے، مشہور آدمی ہے کہ تم نے غلط کہا ہے، اب ہمیں بھی ریڈیو پر وقت دو۔ چنانچہ اُس نے وقت دیا۔ یہ بہر حال اُس کی شرافت تھی اور ہمارے ایک احمدی نوجوان نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ریڈیو پر جمعہ اور اُس کے حوالے سے قرآن کے تقدس کے بارے میں بات کی تو اُس نے یہ تسلیم کیا کہ میری غلطی تھی اور اس پروگرام کو بھی لاکھوں افراد نے سنا۔ اور یہ سب بھی اعتراف کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے ہی ہمیں حقیقی اسلامی تعلیم کا پتہ چلتا ہے۔ پس یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ہمیں بتایا، ہمیں حقیقت سے آشکار کیا، اسی وجہ سے ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اس مقصد کے لئے بھیجا تھا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام دنیا پر روشن کریں، قرآنِ کریم کی تعلیم کو، حقیقت کو آشکار کریں۔

پس اس وجہ سے جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ اسلام کی عظمت اور قرآنِ کریم کی عظمت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور وقار دنیا میں دوبارہ آپ کے ذریعہ سے قائم ہو رہا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم کسی بھی وجہ سے کسی احساسِ کمتری کا شکار ہوں اور نوجوانوں کو اس بارے میں حوصلہ رکھنا چاہئے۔ جہاں جہاں بھی نوجوان ایکٹو (active) ہیں اللہ کے فضل سے مخالفین کا منہ بند کر رہے ہیں۔

پھر ہم میں سے ہر ایک کو یہ بھی پتہ ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننا کیوں ضروری ہے۔ تیرہ چودہ سال کے بچے بھی یہ سوال کرتے ہیں اور والدین اُن کو صحیح طرح جواب نہیں دیتے۔ اس بارے میں مَیں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہی بیان کر دیتا ہوں۔ یہ تفصیلی ایک ارشاد ہے۔ اس کو ذیلی تنظیمیں بعد میں اس کے حصے بنا کر سمجھانے کے لئے استعمال کر سکتی ہیں اور اس سے مزید رہنمائی بھی لے سکتی ہیں۔ ایک موقع پر بعض مولویوں نے آپ سے سوال کیا کہ ہم اب نمازیں بھی پڑھتے ہیں۔ روزے بھی رکھتے ہیں۔ قرآن اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان بھی لاتے ہیں تو پھر ہمیں آپ کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ:

’’دیکھو جس طرح جو شخص اللہ اور اُس کے رسول اور کتاب کو ماننے کا دعویٰ کر کے اُن کے احکام کی تفصیلات مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوۃ، تقویٰ طہارت کو بجا نہ لاوے اور اُن احکام کو جو تزکیۂ نفس، ترکِ شر اور حصول خیر کے متعلق نافذ ہوئے ہیں چھوڑ دے وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے‘‘۔ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرے لیکن یہ ساری نیکیاں نہ بجالائے، برائیوں کو نہ چھوڑے، نیکیوں کو اختیار نہ کرے تو فرمایا کہ وہ مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں ہے۔ ’’اور اُس پر ایمان کے زیور سے آراستہ ہونے کا اطلاق صادق نہیں آ سکتا۔ اسی طرح سے جو شخص مسیح موعود کو نہیں مانتا یا ماننے کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ بھی حقیقتِ اسلام اور غایتِ نبوت اور غرضِ رسالت سے بے خبر محض ہے‘‘۔ یعنی کہ اُس کو پتہ ہی نہیں کہ نبوت کی کیا ضرورت ہے؟ کیا اغراض ہیں؟ ’’اور وہ اس بات کا حقدار نہیں ہے کہ اُس کو سچا مسلمان، خدا اور اُس کے رسول کا سچا تابعدار اور فرمانبردار کہہ سکیں کیونکہ جس طرح سے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ سے قرآنِ شریف میں احکام دیئے ہیں اسی طرح سے آخری زمانہ میں ایک آخری خلیفہ کے آنے کی پیشگوئی بھی بڑے زور سے بیان فرمائی ہے اور اُس کے نہ ماننے والے اور اُس سے انحراف کرنے والوں کا نام فاسق رکھا ہے۔ قرآن اور حدیث کے الفاظ میں فرق (جو کہ فرق نہیں بلکہ بالفاظِ دیگر قرآنِ شریف کے الفاظ کی تفسیر ہے) صرف یہ ہے کہ قرآنِ شریف میں خلیفہ کا لفظ بولا گیا ہے اور حدیث میں اسی خلیفہ آخری کو مسیح موعودؑ کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ پس قرآنِ شریف نے جس شخص کے مبعوث کرنے کے متعلق وعدے کا لفظ بولا ہے اور اس طرح سے اس شخص کی بعثت کو ایک رنگ کی عظمت عطا کی ہے وہ مسلمان کیسا ہے جو کہتا ہے کہ ہمیں اُس کے ماننے کی ضرورت ہی کیا ہے؟‘‘

فرمایا کہ: ’’خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اُس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے اور آتے رہیں گے۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے‘‘۔

یہاں مجدد کے بارے میں پھر بعض دفعہ لوگ غلطی کھا جاتے ہیں کہ اگر آتے رہیں گے تو کون ہوں گے؟ اس بارے میں ایک تفصیلی خطبہ مَیں پہلے دے چکا ہوں۔ اُس سے بھی نوٹس لئے جا سکتے ہیں کہ خلفاء ہی مجدد ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑی وضاحت سے بیان بھی فرما چکے ہیں۔ جماعت کے لٹریچر میں بھی یہ سب کچھ موجود ہے۔

فرمایا: ’’دیکھو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تشبیہ دی ہے جیسا کہ کَمَا کے لفظ سے ثابت ہوتا ہے۔ شریعتِ موسوی کے آخری خلیفہ حضرت عیسیٰ تھے جیسا کہ خود وہ فرماتے ہیں کہ مَیں آخری اینٹ ہوں۔ اسی طرح شریعتِ محمدی میں بھی اس کی خدمت اور تجدید کے واسطے ہمیشہ خلفاء آئے اور قیامت تک آتے رہیں گے۔ اور اس طرح سے آخری خلیفہ کا نام بلحاظ مشابہت اور بلحاظ مفوضہ خدمت کے مسیح موعود رکھا گیا۔ اور پھر یہی نہیں کہ معمولی طور سے اس کا ذکر ہی کر دیا ہو بلکہ اُس کے آنے کے نشانات تفصیلاً کُل کتبِ سماوی میں بیان فرما دیئے ہیں۔ بائبل میں، انجیل میں، احادیث میں اور خود قرآنِ شریف میں اس کی آمد کی نشانیاں دی گئی ہیں اور ساری قومیں، یہودی، عیسائی اور مسلمان متفق طور سے اس کی آمد کے قائل اور منتظر ہیں۔ اس کا انکار کر دینا کس طرح سے اسلام ہو سکتا ہے۔ اور پھر جبکہ وہ ایک ایسا شخص ہے کہ اُس کے واسطے آسمان پر بھی اللہ تعالیٰ نے اُس کی تائید میں نشان ظاہر کئے اور زمین پر بھی معجزات دکھائے۔ اُس کی تائید کے واسطے طاعون آیا اور کسوف وخسوف اپنے مقررہ وقت پر بموجب پیشگوئی عین وقت پر ظاہر ہو گیا۔ تو کیا ایسا شخص جس کی تائید کے واسطے آسمان نشان ظاہر کرے اور زمین اَلْوَقْت کہے وہ کوئی معمولی شخص ہو سکتا ہے کہ اُس کا ماننا اور نہ ماننا برابر ہو اور لوگ اُسے نہ مان کر بھی مسلمان اور خدا کے پیارے بندے بنے رہیں؟ ہر گز نہیں۔‘‘

فرمایا: ’’یاد رکھو کہ موعود کے آنے کی کُل علامات پوری ہو گئی ہیں۔ طرح طرح کے مفاسد نے دنیا کو گندہ کر دیا ہے۔ خود مسلمان علماء اور اکثر اولیاء نے مسیح موعود کے آنے کا یہی زمانہ لکھا ہے کہ وہ چودھویں صدی میں آئے گا......‘‘۔ فرمایا: ’’اس قدر متفقہ شہادت کے بعد بھی جو کہ اولیاء اور اکثر علماء نے بیان کی۔ اگر کوئی شبہ رکھتا ہو تو اُسے چاہئے کہ قرآنِ شریف میں تدبر کرے اور سورۃ النُّور کو غور سے مطالعہ کرے۔ دیکھو جس طرح حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد حضرت عیسیٰ آئے تھے اسی طرح یہاں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی ہی میں مسیح موعود آیا ہے۔ اور جس طرح حضرت عیسیٰؑ سلسلہ موسوی کے خاتم الخلفاء تھے اسی طرح اِدھر بھی مسیح موعود خاتم الخلفاء ہو گا‘‘۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 551، 552 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)۔ یعنی آپ نے فرمایا کہ میں آئندہ ہزار سال کا خلیفہ ہوں اور جو بھی اب آئے گا آپ کی متابعت میں ہی آئے گا۔

پس جن پیشگوئیوں کے مطابق جو قرآنِ کریم اور حدیث میں واضح ہیں، مسیح موعود نے چودھویں صدی میں آنا تھا، وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی ہیں۔

پس ہر احمدی کو چاہئے کہ آپ کی کتب کو پڑھے۔ انگریزی دان جو ہیں یا جن کو اردو زبان نہیں آتی ان کے لئے دوسرے ملکوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف زبانوں میں اتنا لٹریچر موجود ہے کہ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد اور آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے اس بارے میں وضاحت سے موجود

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

گردھاری لال ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان

لوتھرا جیولرز قادیان

Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com

LUTHRA JEWELLERS · LJ · SIGN OF PURITY
Since 1948

ہے۔اپنے عقیدے کو مضبوط اور پختہ کرنے کی ہر ایک کو ضرورت ہے۔اعتراض کرنے والوں کے اعتراضوں کے جواب دیں۔خود تیاری کریں گے تو علم بھی حاصل ہوگا اور اعتراضوں کے جواب بھی تیار ہوں گے۔

اس کے لئے بھی علاوہ اس کے کہ ہر شخص خود کرے، جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی اپنے پروگرام بنانے چاہئیں کہ کس طرح ہم اس بارے میں ہر فرد تک یہ تعلیم پہنچا دیں کہ آپ کی بعثت کی غرض کیا ہے اور آپ کو ماننا کیوں ضروری ہے؟ یہ تو عقیدے کی بات ہوگئی جو میں نے کر دی ہے۔

دوسری بات تربیت کی ہے اور وہ افرادِ جماعت کا خلافت کے ساتھ تعلق ہے۔خلافت کے ساتھ تعلق میں آج کل اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایم ٹی اے کا بھی ایک ذریعہ دیا ہوا ہے۔اسی طرح alislam ویب سائٹ ہے۔پس ان سے بھی جوڑنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ہر احمدی کو، نوجوان کو، مرد ہو عورت ہو جوڑنے کی کوشش کریں اور نظامِ جماعت کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی یہ کوشش کرنی چاہئے۔مخلصین اور باوفا مخلصین کی بہت بڑی تعداد ہے جو بڑی کوشش سے آتے ہیں اور یہاں مسجد میں آکر بھی خطبہ سنتے ہیں اور دنیا میں مختلف جگہوں پر ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بھی سنتے ہیں اور باقاعدگی سے سنتے ہیں، بلکہ بعض ایسے بھی ہیں جو مجھے لکھتے ہیں کہ دو تین دفعہ سنتے ہیں۔لیکن ایک ایسی تعداد ہے جو نہیں سنتی۔یہاں یوکے (UK) میں ہی ایسے لوگ ہیں جو خطبات نہیں سنتے اور نہ ہی دوسرے پروگرام دیکھتے ہیں بلکہ وہ بعض پروگراموں میں شامل بھی نہیں ہوتے۔ایک جماعت میں کافی تعداد میں لوگوں نے خلافِ تعلیمِ سلسلہ بعض حرکتیں کیں جس کی وجہ سے مجبوراً اُن پر کچھ پابندیاں عائد کی گئیں۔جب مزید تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اُن میں سے اکثریت ایسی ہے جو خطبات نہیں سنتے، یا جن کا جماعت میں زیادہ تر actively آنا جانا نہیں ہے، نہ جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتے ہیں لیکن جماعت کے ساتھ تعلق کیونکہ اُن کے خون میں تھا اس لئے جب اُن پر پابندیاں لگیں، اُن کو تھوڑی سی سزا دی گئی تو پریشان بھی ہوگئے اور انتہائی فکر اور درد سے مجھے معافی کے خط بھی لکھنے لگ گئے۔بعض مجھے ملے بھی تو اُس وقت بھی روتے تھے۔اگر وہ صرف دنیادار ہی ہوتے تو یہ حالت نہ ہوتی۔پس ایسے بھی ہیں جو دنیا کے کاروباروں کی وجہ سے لاپرواہ ہو جاتے ہیں اور جب اُنہیں توجہ دلائی جاتی ہے تو پھر اُنہیں شرمندگی کا احساس بھی ہوتا ہے اور توبہ و استغفار بھی کرتے ہیں اور آئندہ سے جماعت سے اپنے تعلق کو مضبوط کرنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

پس یہ یاد دہانی کروانا اور نگرانی بھی رکھنا یہ جو جماعتی نظام ہے، سیکرٹریان، مبلغین اور ذیلی تنظیمیں ہیں، ان سب کا کام ہے کہ خلافت سے ہر فرد کا ذاتی تعلق پیدا کروانے کی کوشش کریں۔دلوں میں خلافت سے تعلق اور وفا کو جو پہلے ہی ہے اجاگر کرنے کی کوشش کریں۔جب اُن کو سمجھایا جائے تو یہ لوگ مزید نکھر کے سامنے آتے ہیں۔اگر کوئی گرد پڑ بھی گئی ہو تو وہ جھڑ جاتی ہے۔کیونکہ جب کوئی تعزیر کی جاتی ہے تو اُس وقت اس وفا کا شدت سے اظہار ہوتا ہے۔اگر تربیت کا شعبہ مستقل خلیفہ وقت سے رابطے کی تلقین کرتا رہے اور خطبات اور جلسوں اور سارے پروگراموں کو دیکھنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں تو جہاں خلافت سے مزید تعلق مضبوط ہوگا، وہاں تربیت کے بھی بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر اگلی بات جس کی طرف میں توجہ دلانا چاہتا ہوں، وہ افرادِ جماعت پر چندوں کی اہمیت واضح کرنا ہے۔یاد رکھیں اور یہ بات عموماً میں سیکرٹریانِ مال سے کہا بھی کرتا ہوں کہ لوگوں کو یہ بتایا کریں کہ چندہ کوئی ٹیکس نہیں ہے بلکہ اُن فرائض میں داخل ہے جن کی ادائیگی کا اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں متعدد جگہ حکم فرمایا ہے۔ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۔وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ، وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۔(التغابن:17-18) پس اللہ کا تقوی اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔اگر تم اللہ کو قرضہِ حسنہ دو گے تو وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا۔ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ وہ اُسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس اور بردبار ہے۔

پس ان آیات سے واضح ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایک مومن کے لئے انتہائی ضروری ہے۔وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں جو خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور فرمایا کہ تمہارا خدا کی راہ میں خرچ کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو قرض دیا ہے اور اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جو بندے کو اُس کی قربانی کے بدلے میں کئی گنا بڑھا کر لوٹاتی ہے۔اور لوگ ایسے متعدد واقعات مجھے لکھتے ہیں کہ ہم نے خدا تعالیٰ کی راہ میں چندہ دیا اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں کئی گنا بڑھا کر لوٹا دیا۔اس بارے میں کئی دفعہ مَیں مختلف واقعات بھی بیان کر چکا ہوں۔اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اور بے نیاز ہے، اُس کو ہمارے پیسے کی ضرورت نہیں۔اصل میں تو ہمیں پاک کرنے کے لئے ہمارے اطاعت کے معیار دیکھنے کے لئے، ہمیں تقویٰ کی راہوں کی تلاش کرتا دیکھنے کے لئے، ہمارے مال کی قربانی کے دعویٰ کے معیار کو دیکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اُس کی راہ میں خرچ کرو، اُس کے دین کے پھیلانے کے لئے، بڑھانے کے لئے خرچ کرو۔

پس ہر احمدی کو اس روح کو سمجھنے کی ضرورت ہے کہ ہم چندہ کیوں دیتے ہیں؟ اگر کسی سیکرٹری مال یا صدر جماعت کو خوش کرنے کے لئے، یا اُس سے جان چھڑانے کے لئے چندہ دیتے ہیں تو ایسے چندے کا کوئی فائدہ نہیں۔بہتر ہے نہ دیا کریں۔اگر دوسرے کے مقابل پر آکر صرف مقابلے کی غرض سے بڑھ کر چندہ دیتے ہیں تو اس کا بھی کوئی فائدہ نہیں۔غرض کہ کوئی بھی ایسی وجہ جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کے علاوہ چندہ دینے کی ہو، وہ خدا تعالیٰ کے ہاں ردّ ہو سکتی ہے۔پس چندہ دینے والے یہ سوچیں کہ خدا تعالیٰ کا اُن پر احسان ہے کہ اُن کو چندہ دینے کی توفیق دے رہا ہے، نہ کہ یہ احسان کسی شخص پر، اللہ تعالیٰ پر یا اللہ تعالیٰ کی جماعت پر ہے کہ وہ اُسے چندہ دے رہے ہیں۔پس ہر چندہ دینے والے کو یہ سوچ رکھنی چاہئے کہ وہ چندے دے کر خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کر رہا ہے۔الٰہی جماعتوں کے لئے مالی قربانی انتہائی اہم چیز ہے۔اس لئے مَیں نے تمام جماعتوں کو یہ کہا ہے کہ نومبائعین اور بچوں کو وقفِ جدید اور تحریکِ جدید میں زیادہ سے زیادہ شامل کرنے کی کوشش کریں، چاہے ایک پیسہ دے کر کوئی شامل ہوتا ہو، تاکہ اُنہیں عادت پڑے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہوں۔

چندوں کی اہمیت کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’دنیا میں انسان مال سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے، اسی واسطے علم تعبیر الرؤیا میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اُس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اُس سے مراد مال ہے۔یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا: لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۔(آل عمران:93) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے کیونکہ مخلوقِ الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے اور ابنائے جنس اور مخلوقِ خدا کی ہمدردی ایک ایسی شے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے جس کے بدُوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔جبتک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے۔دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شے ہے اور اس آیت میں لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ میں اسی ایثار کی تعلیم اور ہدایت فرمائی گئی ہے۔پس مال کا اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا بھی انسان کی سعادت اور تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے۔ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ کی زندگی میں للّٰہی وقف کا معیار اور محک وہ تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ضرورت بیان کی اور کُل اثاث البیت لے کر حاضر ہو گئے‘‘۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 367، 368 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس سیکرٹریانِ مال کو اس طریق پر افرادِ جماعت کی تربیت کی ضرورت ہے کہ جب مالی قربانی ہو تو تقویٰ اور ایمان پختہ ہوتا ہے۔اسی طرح مربیان کو بھی اس بارے میں جب بھی موقع ملے نصیحت کرنی چاہئے۔اس کے لئے مسلسل توجہ کی ضرورت ہے۔پس ہر سطح پر سیکرٹریانِ مال کو فعّال ہونے کی ضرورت ہے۔سیکرٹریانِ مال کا کام ہے کہ اپنی ذمہ داری نبھائیں اور ہر فرد تک اُن کی ذاتی approach ہو۔یہ نہیں کہ ذیلی تنظیموں کے سپرد کر دیا جائے کہ ذیلی تنظیمیں اس میں مدد کریں۔ذیلی تنظیمیں صرف اس حد تک مدد کریں گی کہ وہ اپنے ممبران کو تلقین کریں۔اس سے زیادہ سیکرٹریانِ مال کی مدد ذیلی تنظیم کا کام نہیں ہے۔ذیلی تنظیمیں اپنے ممبران کو توجہ دلا سکتی ہیں کہ سیکرٹریانِ مال سے تعاون کریں اور چندے کی روح کو سمجھیں۔بہرحال چندے کی روح کو سمجھانا تو ذیلی تنظیموں کا کام ہے۔لیکن سیکرٹریانِ مال اس بات سے بری الذمہ نہیں ہو جاتے کہ ہم نے ذیلی تنظیموں کو کہا تو انہوں نے ہماری مدد نہیں کی۔یہ ذمہ داری اُن کی ہے اور اُنہی کو نبھانی پڑے گی۔سیکرٹریانِ مال کا کام ہے کہ ہر مقامی سطح پر، ہر گھر تک پہنچنے کی کوشش کریں۔اب تو فون ہیں، دوسرے ذریعے ہیں، سواریاں ہیں۔یہاں یورپ میں تو اور بھی زیادہ بڑے وسائل ہیں۔پاکستان میں ایسے سیکرٹریانِ مال بھی تھے جو دن کو اپنا کام کرتے تھے اور پھر شام کے وقت کام ختم کر کے رات کو گھروں میں پھرتے تھے۔بڑے شہر ہیں، کراچی ہے لاہور ہے سائیکل پر سوار ہیں، ایک جگہ سے دوسری جگہ جا رہے ہیں اور نصیحت کر رہے ہیں، اس طرف توجہ دلا رہے ہیں۔تو یہاں تو اب بہت ساری سہولتیں آپ کو میسر ہیں اور پھر بھی کام نہیں کرتے۔بلکہ بعض سیکرٹریانِ مال کی یہاں بھی مجھے شکایات پہنچی ہیں کہ اُن کے اپنے چندے معیاری نہیں ہیں۔اگر اپنے چندے معیاری نہیں ہوں گے تو دوسروں کو

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

’’جماعت کو چاہیئے کہ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھیں اور فکر کریں، اور دُعا کریں کہ ایسا ہی ایمان حاصل ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۹۷)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

کیا تلقین کر سکتے ہیں۔ اور پیار اور نرمی سے یہ کام کرنے والا ہے۔ مالی قربانی کی اہمیت واضح کریں۔ بعض سخت ہو جاتے ہیں۔ ایک دفعہ کوئی انکار کرتا ہے تو دوسری دفعہ جائیں، تیسری دفعہ جائیں، چوتھی دفعہ جائیں لیکن ماتھے پر بل نہیں آنا چاہئے۔ دینے والے بھی یہ یاد رکھیں کہ کسی شخص کو یہ زعم نہیں ہونا چاہئے کہ شاید اُس کے چندے سے نظامِ جماعت چل رہا ہے اور اس لئے سیکرٹری مال بار بار اُس کے پاس آتا ہے۔

یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ کبھی مالی تنگی نہیں آئے گی اور کام چلتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ہاں آپ کو فکر تھی تو اس بات کی تھی کہ مال کا خرچ جو ہے وہ صحیح رنگ میں ہوتا ہے کہ نہیں؟ (ماخوذ از رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 319) اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کوشش کی جاتی ہے کہ خرچ حتی الوسع صحیح طریقے پر ہو۔ بعض جگہ خرچ میں لاپرواہی ہو تو توجہ بھی دلائی جاتی ہے۔ جماعت میں آڈٹ کا نظام بھی اس لئے قائم ہے۔ اور پھر یہ امیر جماعت کی بھی ذمہ داری ہے کہ اخراجات پر گہری نظر رکھے۔ یہ نہیں کہ جو بِل آیا اُس کو ضرور پاس کر دینا ہے۔ آڈٹ کے نظام کو فعال کرے اور اس طرح فعال کرے کہ آڈیٹر کو آزادی ہو کہ جس طرح وہ کام کرنا چاہتا ہے اپنی مرضی سے کرے۔ اُس کو پورے اختیار دیئے جائیں۔ خرچ کے بارے میں مَیں بتا دوں کہ ایم ٹی اے کا ایک بہت بڑا خرچ ہے اور ایم ٹی اے کے لئے مدّ تربیت کے لحاظ سے علیحدہ تحریک بھی کی جاتی ہے۔ گو کہ اب اخراجات اتنے زیادہ ہو چکے ہیں کہ صرف اُتنی رقم سے تو ایم ٹی اے کے خرچ نہیں چل سکتے۔ تو جو جماعت کا باقی مجموعی بجٹ ہے اُس میں سے بھی رقم خرچ کی جاتی ہے کیونکہ ساری دنیا میں ایم ٹی اے کے لئے ہمارے چار پانچ سیٹلائٹ کام کر رہے ہیں۔ تو اس طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔ لوگوں کو توجہ کرنی چاہئے۔ اگر جلسے کے دوسرے دن کی تقریر کو غور سے سنیں، جو یہاں یوکے (UK) میں مَیں کرتا ہوں تو ہر ایک کو پتہ چل جائے گا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے پیسے میں کتنی برکت ڈالی ہوئی ہے اور کس طرح کام کی وسعت ہو رہی ہے اور کس طرح کام کا پھیلاؤ ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر سال اس پیسے کو کتنے پھل لگا رہا ہے اور کس طرح لگا رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سب اخراجات احبابِ جماعت کی مالی قربانیوں سے ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ بعض انتظامی باتوں کی طرف بھی میں آج توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ مَیں نے ذکر کیا ہے کہ خلیفۂ وقت کے خطبات کا سننا بھی بہت ضروری ہے۔ یا دوسری باتیں جو مختلف وقتوں میں کی جاتی ہیں اُن پر غور کرنا اور نوٹ کرنا بڑا ضروری ہے۔ عہدیدار جہاں احبابِ جماعت کو یہ توجہ دلائیں وہاں عہدیداران خود بھی اس طرف توجہ دیں۔ امیر جماعت کا خاص طور پر یہ کام ہے کہ خطبات میں اگر کوئی ہدایت دی گئی ہے اور اگر کوئی تربیت کا پہلو ہے تو فوراً اُسے نوٹ کریں اور صدرانِ جماعت کو سرکلر کریں۔ اور پھر باقاعدگی سے اس کی نگرانی ہو کہ کس حد تک اُس پر عمل ہو رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض اور جماعتیں بھی یہ کرتی ہوں لیکن رپورٹ کا جہاں تک تعلق ہے ابھی تک صرف امریکہ کی جماعت کے امیر ہیں جو باقاعدگی سے یہ نوٹ کرتے ہیں اور پھر سرکلر بھی کرتے ہیں اور کوئی بھی بات جب دیکھیں کہ خطبہ میں کی گئی ہے، کوئی ہدایت دی گئی ہے تو آگے پہنچاتے ہیں۔ اور باقیوں کو بھی چاہئے کہ اس پر عمل کریں۔ یوکے (UK) تو ایک چھوٹا سا ملک ہے۔ اگر اس بارے میں یہاں صحیح رنگ میں کام کیا جائے تو سب جماعتوں سے بڑھ کر یہاں بہترین نتائج نکل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مرکز سے یا میری طرف سے مختلف ہدایات جو جاتی ہیں وہ بھی آپ کا کام ہے کہ فوری طور پر جماعتوں کو پہنچائی جائیں اور پھر اُس کا follow up بھی کیا جائے، feed back بھی لی جائے۔

اسی طرح نیشنل امیر جماعت ریجنل امیر بنا کر صرف اس بات پر نہ بیٹھ جائیں کہ ریجنل امیر کام کر رہے ہیں اور تمام کام کا انحصار انہی پر ہو، یہ نہیں ہونا چاہئے، صحیح طریق نہیں ہے۔ اس سے جو بات اَب تک میری نظر میں آئی ہے یہ ہے کہ ملکی مرکز اور جماعتوں میں دُوری پیدا ہو رہی ہے، بلکہ یہ احساس پیدا ہو رہا ہے کہ ہم مرکز تک یعنی ملکی مرکز تک براہِ راست نہیں پہنچ سکتے۔ یہ احساس بھی ختم کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لئے یہاں بھی اور دوسری جگہ بھی امیر جماعت اس بات کی پابندی کریں کہ سال میں کم از کم دو مرتبہ صدران کے ساتھ میٹنگ ہو اور کام اور ترقی کی رفتار کا جائزہ لیا جائے اور جو صدران باوجود توجہ دلانے کے کام نہیں کرتے اُن کی رپورٹ مجھے بھجوائیں۔ اسی طرح سیکرٹریانِ مال، سیکرٹریانِ تربیت، سیکرٹریانِ تبلیغ بھی ہیں۔ اگر دو نہیں تو سال میں کم از کم ایک میٹنگ ان کے ساتھ ضروری ہونی چاہئے اور ان کے کاموں کا جائزہ لیں۔ اگر یہ سیکرٹریان فعال ہو جائیں تو باقی شعبوں کے سیکرٹریان ہیں، یا باقی شعبوں کے جو بہت سارے مسائل ہیں وہ بھی خود بخود حل ہو جائیں گے۔

پس آج سے نیشنل امیر اپنے پروگرام بنائیں کہ ہر جماعت تک انہوں نے کس طرح پہنچ کر جماعتی نظام کو فعّال کرنا ہے۔ یوکے (UK) اور چھوٹے ممالک جو ہیں اُن میں تو یہ کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ مرکز میں اور کسی بھی ریجن میں میٹنگ کے لئے جمع کیا جا سکتا ہے۔ جو بڑے ممالک ہیں، امریکہ کینیڈا وغیرہ ہے، وہ اس سلسلہ میں اپنا کوئی ایسا لائحہ عمل بنائیں کہ کس طرح وہ ذاتی رابطہ ہر سطح کی جماعت کو فعال بنانے کے لئے کر سکتے ہیں۔

ایک اور اہم بات جو پہلے بھی مَیں کئی مرتبہ کہہ چکا ہوں یہ ہے کہ افرادِ جماعت سے پیار اور نرمی کا سلوک کریں۔ یوکے (UK) شوریٰ پر جو مَیں نے باتیں کی تھیں، یوکے شوریٰ کا مختصر سا خطاب تھا، وہ ہر عہدیدار تک پہنچنا چاہئے۔ تبشیر اس بارے میں انتظام کرے اور ہر جگہ یہ پہنچا دیں۔

انتظامی امور میں ایک اور بات یہ کہنی چاہتا ہوں کہ عہدیدار اپنے اپنے شعبہ کے قواعد کے بارے میں ضرور پڑھیں۔ قواعد میں ہر ایک شعبہ کو پتہ ہونا چاہئے کہ اُس کے کیا فرائض ہیں؟ کیا اختیارات ہیں؟

ایک ہدایت نیشنل امیر کے لئے ہے کہ وہ ریجنل امیر کو جو کام اور اختیارات دیں اُس کے بارے میں مرکز کو بھی لکھیں اور بتائیں۔ اس پر کم از کم میرا خیال ہے کہ کہیں بھی عمل نہیں ہو رہا۔ کیونکہ کبھی ایسا خط مجھے نہیں آیا کہ ہم نے فلاں ریجن میں امیر مقرر کئے ہیں اور اُن کے یہ یہ اختیارات ہیں۔ اس پر قاعدہ نمبر 177 لکھا ہوا ہے اور بڑا واضح ہے۔ اب اس بارے میں توجہ کی ضرورت ہے۔ امراء خاص طور پر قواعد کی کتاب میں سے 215 سے 220 تک جو قواعد ہیں وہ ضرور پڑھیں اور خاص طور پر جب کسی معاملہ میں فیصلہ کرنا ہو تو ان کو ذہن میں رکھیں اور ان پر عمل کریں۔

(قواعد تحریک جدید کے Revised Edition 2008 کے مطابق یہ قواعد 259 تا 264 درج ہیں۔)

اسی تعلق میں مبلغین کو بھی میں یاد دہانی کروانا چاہتا ہوں کہ وہ بھی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں اور ایک ذمہ داری اُن کی یہ بھی ہے کہ جماعتوں میں قرآنِ کریم پڑھانے کا انتظام کریں۔ خود اگر کبھی دورے پر ہوں تو ایسے استاد تیار کریں جو بچوں اور قرآنِ کریم ناظرہ نہ جاننے والوں کو قرآنِ کریم پڑھا سکیں اور یہ کلاسیں باقاعدگی سے ہونی چاہئیں۔ یہ نہیں کہ ہفتہ میں ایک دن ہو گئی یا ہفتہ میں دو دن ہو گئی۔ مغرب یا عشاء کے وقت جب بھی وقت ہو پڑھائیں۔ اگر مربیان اور مبلغین دورے پر نہ ہوں اور خود موجود ہوں تو جو جو اُن کے سینٹر ہیں وہاں یہ کلاسیں لیں۔ کئی شکایات آ رہی ہیں کہ ہمارے بچوں کو قرآنِ کریم پڑھانے والا کوئی نہیں اور ہمیں مجبوراً بعض دفعہ غیر احمدیوں کے پاس جانا پڑتا ہے۔ اسی طرح جن کو قاعدہ پڑھانے کی ضرورت ہے، اُنہیں قاعدہ پڑھائیں۔ اس طرح بھی بچوں کو آپ لوگ مسجد سے attach کریں گے، مرکز سے attach کریں گے تو تربیتی لحاظ سے بھی یہ چیز بڑی مفید ہو گی اور قرآنِ کریم کے پڑھانے کا جو فائدہ ہے وہ تو ظاہر و باہر ہے ہی۔

مبلغین کے لئے یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ عموماً تین چار سال بعد اُن کا تبادلہ ہوتا ہے۔ اگر اس سے پہلے بھی ضرورت ہو تو جس ملک میں ہوں وہیں اسی جگہ ہو جاتا ہے۔ اگر اس طرح کی کبھی صورتحال پیدا ہو تو بعض ملکوں سے ہمیں یہ شکایت ہے کہ اُن کو بڑا انقباض ہوتا ہے۔ ایسے تبادلوں کو بخوشی تسلیم کرنا چاہئے۔ اللہ کے فضل سے یہاں یوکے (UK) کے مبلغین میں یہ بات ابھی تک میرے علم میں نہیں آئی۔

یہ بھی اہم بات یاد رکھیں کہ اگر کسی عہدیدار یا اگر امیر کو بھی کسی بات کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت ہو مثلاً اگر کوئی ایسا معاملہ ہے جو جماعتی روایت کے خلاف ہے یا جس میں کوئی شرعی روک ہے تو ادب کے دائرے میں اور نرمی کے ساتھ توجہ دلائیں۔ اگر بات نہ مانی جائے اور جماعتی نقصان ہو رہا ہو یا شرعی حکم ٹوٹ رہا ہو تو پھر مجھے اطلاع کر دیں۔ کسی قسم کی آپس میں بحث اور ایک ضد بازی نہیں شروع ہو جانی چاہئے۔ کیونکہ یہ پھر نظامِ جماعت میں تفرقہ ڈالنے کا موجب بنتی ہے۔ بیشک مَیں نے ایک دفعہ کہا تھا کہ مربیان دینی مسائل میں امراء کو توجہ دلا سکتے ہیں لیکن اس کے لئے اس قاعدے کی بھی پابندی کرنی ضروری ہے یا ایسے اخلاق کی بھی پابندی کرنی ضروری ہے کہ احسن طریق پر اور بغیر کسی ایسے ماحول کو پیدا کئے جس سے جماعتی نظام متاثر ہو رہا ہو، یہ نصیحت کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی احمدی بننے اور اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

ابھی نماز جمعہ کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو عزیزہ تانیہ خان کا ہے جو آصف خان صاحب سیکرٹری امورِ خارجہ کینیڈا کی اہلیہ تھیں۔ 6/اگست 2013ء کو 38 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ لبنانی نژاد کینیڈین خاتون تھیں۔ 1998ء میں انہوں نے احمدیت قبول کی۔ بڑی فعال داعی الی اللہ تھیں۔ تبلیغ کا بڑا شوق تھا۔ نیشنل سیکرٹری تبلیغ لجنہ اماء اللہ کینیڈا کے علاوہ مختلف حیثیتوں سے لوکل اور نیشنل لیول پر جماعتی خدمت کی ان کو توفیق ملی۔ ایم ٹی اے کینیڈا کی مستقل ممبر تھیں۔ میڈیا پر بھی اسلام اور احمدیت کا پیغام پہنچانے کے لئے ہمیشہ مستعد رہتی تھیں۔ اس مقصد کے لئے آپ نے کینیڈا کے طول و عرض کے علاوہ امریکہ کا سفر بھی اختیار کیا۔ اپنا مؤقف ہر فورم پر بڑی خوبصورتی اور نہایت مؤثر انداز میں پیش کیا کرتی تھیں۔ پیشے کے لحاظ سے ایک ٹیچر تھیں اور ابھی حال ہی میں اُن کی تقرری وائس پرنسپل کے طور پر بھی ہوئی تھی۔ طلباء میں انسانی قدریں پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتی تھیں۔ ٹیچر کی حیثیت سے کئی ایوارڈ حاصل کئے۔ خلافت کے ساتھ ان کا بڑا محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ ہر تحریک پر لبیک کہنے والی تھیں۔ پردہ کی پابند اور خدمتِ خلق کے جذبہ سے سرشار۔ اپنے اعضاء بھی انہوں نے وفات کے بعد donate کرنے کی وصیت کی ہوئی تھی۔ غریبوں کی بڑی ہمدرد، بیوی بھی مثالی، ماں بھی مثالی، ہر رشتہ کو خوبصورتی سے نبھانے والی تھیں۔ پاکستانی سے شادی ہوئی تھی لیکن انہوں نے غیر معمولی طور پر اپنے آپ کو adjust کیا۔ اسلامی اقدار کی محافظ، بڑی مخلص خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کی تین بچیاں ہیں جو وقفِ نو میں شامل ہیں۔ ان کا حلقہ کافی وسیع تھا۔ وہاں صوبے کی جو خاتون وزیرِ اعلیٰ ہے وہ بھی ان کے جنازے پر آئی ہوئی تھیں۔ ممبران پارلیمنٹ آئے ہوئے تھے۔ ممبر، کونسلر، سکول کے اساتذہ، طلباء، غیروں کی بھی بڑی کثیر تعداد تھی۔ بڑی مشہور اور ہر دلعزیز تھیں۔ چھوٹے بڑے ہر ایک سے میں نے ان کی تعریف سنی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور ان کی بچیوں کو بھی اور خاوند کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ سنگاپور 2013ء

لندن سے روانگی۔ سنگاپور میں ورود مسعود۔ مسجد طٰہٰ سنگاپور میں والہانہ استقبال۔ انفرادی و فیملی ملاقاتیں۔

سنگاپور اور ہمسایہ ممالک سے آنے والے سینکڑوں افراد نے اپنے پیارے آقا سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن) (قسط: اول)

21 ستمبر بروز ہفتہ و 22 ستمبر بروز اتوار 2013ء

آج کا دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک انتہائی اہمیت کا حامل اور مبارک دن ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگاپور کے لئے اپنا دوسرا سفر اختیار فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سنگاپور کا پہلا دورہ 4/اپریل 2006ء تا 10/اپریل 2006ء تک فرمایا تھا۔

سنگاپور کے اس سفر کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس ریجن کے تمام ممالک جن میں انڈونیشیا، ملائشیا، برونائی، فلپائن، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویت نام، پاپوا نیوگنی اور میانمار (برما) وغیرہ ہیں سے احباب جماعت بڑی تعداد میں سنگاپور پہنچ رہے ہیں۔ یوں اس ایک ملک کے سفر سے نو ممالک کی جماعتیں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہوں گی اور ان سبھی کی دید کی پیاس بجھے گی اور سالہا سال سے اپنے پیارے آقا کے دیدار سے ترسی ہوئی روحیں خوب سیراب ہوں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے اُن بے انتہا فضلوں اور برکتوں اور انعامات سے حصہ پائیں گی جو اللہ تعالیٰ کے حضور پہلے سے ہی اس بابرکت دورہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے 20 ستمبر 2013ء کے خطبہ جمعہ میں اس سفر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''انشاء اللہ تعالیٰ مَیں چند ہفتوں کے لئے دورے پر جا رہا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے یہ دورہ بابرکت فرمائے اور جو مقاصد ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے پورا فرمائے۔''

اس بابرکت سفر کا آغاز 21 ستمبر 2013ء کو ہوا جب پچھلے پہر پانچ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے صبح سے ہی احباب جماعت مردوخواتین مسجد فضل لندن کے بیرونی احاطہ میں جمع تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت کچھ دیر کے لئے احباب کے درمیان رونق افروز رہے۔ اور اس دوران مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور قریباً سوا پانچ بجے ایئرپورٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایئرپورٹ پر آمد سے قبل، سامان کی بکنگ، بورڈنگ کارڈ کے حصول اور امیگریشن کی تمام کارروائی ایک خصوصی انتظام کے تحت مکمل ہو چکی تھی۔ چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایئرپورٹ پر تشریف آوری ہوئی اور لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یوکے، مکرم عطاء المجیب راشد صاحب (مبلغ انچارج یوکے)، مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب (امیر و مبلغ انچارج غانا)، مکرم وسیم احمد چوہدری صاحب (صدر مجلس انصار اللہ یوکے)، مکرم منیر الدین شمس صاحب (ایڈیشنل وکیل التصنیف و مینیجنگ ڈائریکٹر MTA انٹرنیشنل)، مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا، مکرم اخلاق احمد انجم صاحب (وکالت تبشیر)، مکرم ظہور احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت خاص) ایئرپورٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ ان سبھی احباب نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کو الوداع کہا۔

قریباً پونے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جہاز پر سوار ہونے کے لئے لاؤنج سے روانہ ہوئے۔ حضور انور کی گاڑی ایک خصوصی انتظام کے تحت جہاز کی سیڑھیوں کے پاس لائی گئی اور پروٹوکول آفیسر حضور انور کو جہاز میں سوار کروا کر واپس گئی۔

برٹش ایئرویز کی پرواز BA0011 رات سات بج کر پچپن منٹ پر ہیتھرو ایئرپورٹ سے سنگاپور کے لئے روانہ ہوئی۔ بارہ گھنٹے بیس منٹ کی مسلسل پرواز کے بعد اگلے روز 22 ستمبر بروز اتوار بعد از دوپہر سنگاپور کے مقامی وقت کے مطابق تین بج کر پندرہ منٹ پر جہاز سنگاپور کے Changi انٹرنیشنل ایئرپورٹ پر اترا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک قدم دوسری بار سنگاپور کی سرزمین پر پڑے۔ سنگاپور کا یہ انٹرنیشنل ایئرپورٹ دنیا کے مصروف ترین ہوائی اڈّوں میں شمار ہوتا ہے جہاں ہر تین منٹ کے بعد جہاز اترتا یا اُڑتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جونہی جہاز سے باہر تشریف لائے تو پروٹوکول آفیسر نے اپنے بعض سٹاف ممبران کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک خصوصی انتظام کے تحت سپیشل لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ جہاں نیشنل پریذیڈنٹ سنگاپور عبدالعزیز مجید صاحب، مبلغ انچارج سنگاپور حسن بصری صاحب، نائب صدر سنگاپور عبدالحلیم صاحب، صدر خدام الاحمدیہ سنگاپور سعید امیر صاحب، امیر جماعت انڈونیشیا عبدالباسط صاحب، مبلغ انچارج انڈونیشیا سیوطی عزیز احمد صاحب، مبلغ انچارج ملائشیا عین الیقین صاحب، نیشنل پریذیڈنٹ و مبلغ انچارج فلپائن معصوم احمد صاحب، مبلغ انچارج کمبوڈیا فجر ایوب صاحب، مبلغ سلسلہ ویت نام مجیب احمد صاحب، نیشنل صدر جماعت میانمار (برما) مکرم عبدالقادر صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کا استقبال کیا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

نیشنل مجلس عاملہ سنگاپور کے بعض عہدیداران کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا سے آنے والے بعض جماعتی عہدیداران اور اِن ہمسایہ ممالک سے آنے والے مبلغین کرام نے اپنے پیارے آقا سے مصافحہ کی سعادت پائی۔

نیشنل صدر لجنہ سنگاپور، نائب صدر لجنہ سنگاپور، صدر لجنہ انڈونیشیا، نائب صدر لجنہ انڈونیشیا، سسٹر خدیجہ سابق صدر لجنہ انڈونیشیا، نائب صدر لجنہ ملائشیا نے حضرت بیگم صاحبہ مدّظلّہا العالی کو خوش آمدید کہا۔

MTA انٹرنیشنل کی ٹیم جو ایک روز قبل لندن سے سنگاپور پہنچی تھی۔ ان استقبالیہ مناظر کی ریکارڈنگ کر رہی تھی۔

اسی لاؤنج میں امیگریشن کی کارروائی مکمل ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قریباً چار بجے ایئرپورٹ سے روانہ ہو کر ساڑھے چار بجے Lotus Apartments پہنچے۔ مقامی جماعت نے ان اپارٹمنٹس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور وفد کے ممبران کی رہائش کا انتظام کیا ہے۔ یہ اپارٹمنٹس علاقہ Joo Chiat میں واقع ہیں اور ایئرپورٹ سے اس جگہ کا فاصلہ قریباً 15 کلومیٹر ہے۔

چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ بعد ازاں حضور انور اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق سات بج کر پچپن منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت سنگاپور کے مرکزی سینٹر ''مسجد طٰہٰ'' کے لئے روانہ ہوئے۔ یہاں رہائشی جگہ سے اس مرکزی سینٹر کا فاصلہ صرف ایک کلومیٹر ہے، آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ''مسجد طٰہٰ'' تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور مشن ہاؤس پہنچے۔ احباب جماعت نے اپنے ہاتھ بلند کرتے ہوئے بڑے والہانہ انداز میں اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ خوبصورت لباس میں ملبوس مقامی بچوں اور بچیوں نے مل کر کورس کی شکل میں دعائیہ خیر مقدمی نظمیں پڑھیں اور بعض منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھے۔ سنگاپور کے یہ بچے اور بچیاں جو اردو زبان سے نابلد تھیں لیکن اردو زبان میں ترنّم کے ساتھ یہ دعائیہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔

مردوخواتین سبھی کی نظریں حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھیں اور ہر طرف سے السلام علیکم حضور! کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ سات سال کے طویل عرصہ کے بعد دوبارہ یہ دن ان کی زندگیوں میں آیا تھا کہ ان کا پیارا آقا بنفس نفیس ان میں رونق افروز تھا۔ یہ خوشی و مسرّت کے لمحات تھے اور خوش نصیب تھے یہ لوگ جو اپنے آقا کے دیدار سے فیضیاب ہو رہے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور مرد احباب کے پاس سے گزرتے ہوئے مسجد میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

ملک سنگاپور ایک بڑے جزیرہ اور 63 چھوٹے جزائر پر مشتمل ہے۔ اس کا رقبہ 720 مربع کلومیٹر ہے۔ اس کی ساحلی سرحد 193 کلومیٹر ہے۔ یہ ملک مشرق سے مغرب تک 40 کلومیٹر اور شمال سے جنوب 20 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ کُل آبادی قریباً چار ملین ہے۔ سنگاپور کے شمال میں ملائشیا اور جنوب میں انڈونیشیا ہے۔ ملائشیا اور سنگاپور کی سرحدیں ایک کلومیٹر لمبے پُل کے ذریعہ آپس میں ملی ہوئی ہیں۔ سنگاپور دنیا کی چوتھی بڑی بندرگاہ ہے جہاں سالانہ کروڑوں ٹن سامان اتارا یا لادا جاتا ہے۔ یہ سارا ملک ہی سرسبز و شاداب ہے۔ رنگارنگ کے خوش نما پھولوں اور چھوٹی چھوٹی سرسبز و شاداب پہاڑیوں اور سمندر کے نیلے پانیوں میں پھیلے ہوئے خوبصورت جزیروں سے مزیّن ہے۔ یہاں کے لوگ خوشحال اور متموّل ہیں۔ شاید ہی کوئی بیکار ہو۔ یہاں کا معیار تعلیم بہت بلند ہے جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ 697 مربع کلومیٹر پر پھیلے ہوئے ملک میں پانچ سو سے زائد سکول اور دو سو کالج یونیورسٹیاں ہیں۔

سنگاپور میں جماعت کا قیام 1935ء میں عمل میں آیا جب حضرت مولانا غلام حسین ایازؔ صاحب پہلے مبلغ کے طور پر سنگاپور پہنچے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے 1934ء میں ''تحریک جدید'' کا اعلان فرمایا۔ اس اعلان کے بعد آپؓ نے مختلف ممالک میں ''تحریک جدید'' کے تحت مبلغین بھجوائے۔ اس طرح سنگاپور مشن کو ''تحریک جدید اسکیم'' کے تحت قائم ہونے والے مشنوں میں اوّلیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس لحاظ سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ بیرونی ممالک میں جماعت اور مشن کے قیام میں سنگاپور کی جماعت اور یہاں مشن کا قیام تحریک جدید کا پہلا پھل ہے۔

سنگاپور جماعت کا موجودہ مرکز اور ''مسجد طٰہٰ'' دو کشادہ سڑکوں Onan Road اور Campbell Road کے وسط میں واقع ہے۔ یہ قطعہ زمین سنگاپور کے سب سے پہلے مبلغ حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایازؔ نے 1947ء میں خریدا تھا۔ اس کا رقبہ 19137 مربع فٹ ہے۔ اس رقبہ پر لکڑی سے بنا ہوا ایک رہائشی مکان بھی تھا جو 1983ء تک بطور مسجد اور مشن ہاؤس استعمال میں لایا جاتا رہا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے 1983ء میں اپنے دورۂ سنگاپور کے دوران یہاں اس احاطہ میں ''مسجد طٰہٰ'' کا سنگ بنیاد رکھا۔ مسجد کی یہ عمارت دو سال کے عرصہ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ سنگاپور کی یہ ''مسجد طٰہٰ'' ہشت پہلو ہے اور اس کی دو منزلیں ہیں۔ اوپر کا حصہ مردوں کے نماز پڑھنے کے لئے ہے۔ نچلے حصے کا نصف حصہ خواتین کے نماز پڑھنے کے لئے مخصوص ہے اور باقی نصف میں جماعت اور اس کے ذیلی تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ اس مسجد کے اوپر سبز رنگ کا گنبد ہے۔ یہ مسجد بہت خوبصورت دکھائی دیتی ہے۔

اب مسجد کے ساتھ دو منزلہ خوبصورت مشن ہاؤس بھی تعمیر ہو چکا ہے۔ اس مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے پہلے دورۂ سنگاپور کے دوران 7 اپریل 2006ء کو رکھا تھا۔ اس مشن ہاؤس کی پہلی منزل میں لجنہ کے لئے ہال ہے جو نمازوں کی ادائیگی اور دوسرے مختلف پروگراموں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ دوسری منزل پر دو رہائشی اپارٹمنٹس ہیں اور دفاتر ہیں اور گیسٹ رومز بھی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد کی وجہ سے بہت بڑی تعداد میں احباب جماعت اس ریجن کے مختلف ممالک سے سنگاپور پہنچ رہے ہیں۔ صرف انڈونیشیا سے ہی دو ہزار سے زائد احباب اور فیملیز سنگاپور آ رہی ہیں جبکہ ملائشیا سے آنے والوں کی تعداد بھی پانچصد سے زائد ہے۔ مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے مسجد طٰہٰ کے صحن اور کھلے احاطہ میں مارکی لگا کر احباب کے بیٹھنے اور نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا ہے۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ یہ دن بڑے

ہی مبارک ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ دن، یہ خوشی و مسرّت کے لمحات اور یہ سعادتیں ان لوگوں کے لئے دائمی برکتوں کا موجب بنادے۔ آمین

23 ستمبر بروز سوموار 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے ''مسجد طٰہٰ'' تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

انفرادی و فیملی ملاقاتیں

پروگرام کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد طٰہٰ تشریف لے گئے جہاں فیملی و انفرادی احباب کی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 39 فیملیز کے 139 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں سنگاپور جماعت سے تعلق رکھنے والی فیملیز اور احباب کے علاوہ انڈونیشیا، کمبوڈیا، ویتنام، فلپائن، سری لنکا اور پاکستان سے آنے والے احباب اور فیملیز شامل تھیں۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ڈیڑھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور مسجد طٰہٰ کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور انور کی قیامگاہ سے مسجد طٰہٰ کا فاصلہ قریباً ایک کلومیٹر ہے جو پانچ منٹ میں طے ہوا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنے دفتر تشریف لے آئے اور فیملی ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں سنگاپور جماعت کے احباب کے علاوہ انڈونیشیا، ملائشیا، پاپوانیوگنی، میانمار (برما)، تھائی لینڈ، بنگلہ دیش اور عمّان سے آنے والے احباب اور فیملیز نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

مجموعی طور پر 48 فیملیز کے 209 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ ہر ایک نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج کا دن ان لوگوں کے لئے خوشی و مسرّت کا دن تھا۔ بہت سی فیملیاں اور احباب ایسے تھے جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پا رہے تھے۔ مرد و خواتین اور بچے بچیوں کے چہرے خوشی سے تمتما رہے تھے۔ یہ لوگ بیتابی کے ساتھ اس بات کے منتظر تھے کہ کب انہیں بلایا جائے اور انہیں اپنے پیارے آقا کے ساتھ دیدار کے اور قرب کے وہ قیمتی لمحات میسّر آجائیں جس کی خاطر وہ مختلف ممالک سے لمبے سفر طے کر کے یہاں پہنچے ہیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام رات آٹھ بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد طٰہٰ تشریف لاکر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

سنگاپور کے ابتدائی احمدی

سنگاپور کی سرزمین پر آباد یہاں کی ملائی قوم میں سے سب سے پہلی بیعت مکرم حاجی جعفر بن وانتارا صاحب کی تھی۔ آپ اس ملک کے پہلے مقامی احمدی تھے۔ آپ نے حضرت مولانا غلام حسین صاحب ایازؔ مرحوم مبلغ سلسلہ سنگاپور کے ذریعہ جنوری 1937ء میں قبول احمدیت کی سعادت پائی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اس ملک کی سرزمین پر آباد قوم میں سے جو پہلا پھل احمدیت کو عطا فرمایا وہ نہایت مخلص، باوفا، نڈر اور صبر و استقامت کا ایک پہاڑ تھا۔ آپ مخالفت کے شدید طوفان میں سینہ سپر رہے اور آپ کے پائے ثبات میں ذرّہ بھر بھی لغزش نہ آئی۔ آپ کے ابتدائی دَور کے ایک واقعہ کو مولانا محمد صدیق امرتسری صاحب مرحوم (سابق مبلغ سنگاپور) نے اس طرح رقم فرمایا ہے: ''سنگاپور میں جماعت کے ابتدائی ایام میں مکرم حاجی جعفر وانتارا صاحب نے حضرت مولوی غلام حسین ایازؔ صاحب کی معیّت میں سلسلہ کی خاطر بہت تکلیفیں اٹھائیں۔ دو تین مرتبہ بعض معاندین کی طرف سے زدوکوب اور ماریں بھی کھائیں مگر خدا کے فضل سے ہمیشہ ثابت قدم رہے۔

ایک دفعہ بعض مخالف لوگوں کی انگیخت پر دو اڑہائی سو مسلّح افراد نے آپ کے مکان کا محاصرہ کرلیا اور اپنے ایک عالم کو ساتھ ملا کر حاجی صاحب مرحوم سے اسی وقت احمدیت سے منحرف ہونے کا مطالبہ کیا اور بصورت دیگر ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کردینے کی دھمکی دی۔ حاجی صاحب مرحوم نے اُسی وقت تشہّد پڑھ کر اعلان کیا کہ مَیں کس بات سے توبہ کروں، مَیں تو پہلے ہی خدا کے فضل سے ایک سچا مسلمان ہوں اور اگر مَیں نے کسی گناہ سے توبہ کرنی بھی ہو تو بندوں کے سامنے نہیں بلکہ اللہ کے سامنے اپنے سب گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ اس سے ملتجی ہوں کہ وہ مجھے معاف کردے۔ جب اس کے باوجود مجمع مشتعل رہا اور مکان میں گھس کر جانی نقصان پہنچانے کی دھمکیاں دیتا رہا تو مرحوم حاجی صاحب مومنانہ جرأت اور ہمّت سے ایک چھرا ہاتھ میں لے کر اپنے مکان کی حدود میں اپنا دروازہ روک کر کھڑے ہوگئے اور ببانگ دہل یہ اعلان کردیا کہ مرنا تو ہر ایک نے ایک ہی مرتبہ ہے۔ کیوں نہ سچائی کی خاطر بازی لگادی جائے۔ اب اگر تم میں سے کسی کے باپ کے بیٹے میں جرأت ہے کہ بُری نیت سے میرے مکان میں گھسنے کی کوشش کرے تو آگے بڑھ کر دیکھ لے کہ اس کا کیا حشر ہوگا۔ مکان کی دوسری سمت سے حاجی صاحب کی بہادر بیٹی باہر نکلی اور ہاتھوں میں ایک مضبوط ملائی تلوار، نہایت جرأت سے گھماتے ہوئے اُس نے بھی سارے مجمع کو یہ کہتے ہوئے چیلنج کیا کہ میرے والد صاحب جب سے احمدی ہوئے ہیں، مَیں نے ان میں کوئی خلافِ شرع یا غیر اسلامی بات نہیں دیکھی بلکہ ایمان اور عمل ہر لحاظ سے وہ پہلے سے زیادہ پکّے مسلمان اور اسلام کے شیدائی معلوم ہوتے ہیں۔ اِس لئے تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ احمدیت نے انہیں اسلام سے مرتد کردیا ہے۔ پس اگر آپ لوگوں میں سے کسی نے میرے باپ پر حملہ کرنے کی جرأت کی یا ناجائز طور پر ہمارے گھر کے اندر گھسنے کی کوشش کی تو وہ جان لے کہ اُس کی خیر نہیں۔ اگرچہ مَیں عورت ہوں تاہم تم یاد رکھو کہ حملے کی صورت میں تلوار سے تین چار کو مار گرانے سے پہلے نہیں مروں گی۔ اب جس کا جی چاہے آگے بڑھ کر قسمت آزمالے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس مشتعل مجمع پر ایسا رعب طاری کیا کہ باوجود اس کے کہ لوکل ملائی پولیس کے بعض افراد وہاں کھڑے قیامِ امن کے بہانے مخالفین احمدیت کی کھلی تائید کر رہے تھے، پھر بھی مجمع میں سے کسی فرد کو مکرم حاجی صاحب کے گھر گھسنے یا حملہ کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ آخر کار جب کافی وقت گئے تک وہ لوگ منتشر نہ ہوئے تو حاجی صاحب مرحوم نے ان کو مخاطب کر کے کہا کہ مَیں خدا کے فضل سے احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے بھی مسلمان تھا اور قبول احمدیت کے بعد تو زیادہ پکّے طور پر مسلمان ہوگیا ہوں۔ کیونکہ احمدیت اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ اس پر مخالفین شرمندہ ہوکر آہستہ آہستہ منتشر ہوگئے''۔

حاجی جعفر بن وانتارا صاحب کا وصال 1966ء میں 77 سال کی عمر میں ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے سنگاپور کی سرزمین پر آباد ملائی قوم میں احمدیت کا جو پہلا بیج بویا گیا، جو قربانیوں کے جلَو میں پروان چڑھا آج ایک تناور درخت بن چکا ہے اور سنگاپور کی جماعت منظم و مستحکم ہے۔ جماعت کے مرکزی سینٹر میں ''مسجد طٰہٰ'' اور دو منزلہ خوبصورت مشن ہاؤس ہے جو آجکل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت آمد کی وجہ سے مہمانوں سے بھرا ہوا ہے اور ایک عید کا سماں ہے۔

انڈونیشیا، ملائشیا، برونائی، فلپائن، تھائی لینڈ، کمبوڈیا، ویتنام، پاپوانیوگنی، عمّان، دوبئی، بنگلہ دیش اور میانمار (برما) سے بہت سے احباب جماعت اور فیملیز سنگاپور پہنچ چکی ہیں۔ اور احباب کی آمد کا سلسلہ مسلسل جاری ہے۔ پاکستان اور انڈیا سے بھی بعض احباب یہاں پہنچے ہیں۔

جماعت سنگاپور کو ان سبھی کی میزبانی کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے احباب انصار، خدام، لجنہ اور بچے بچیاں دن رات خدمت میں مصروف ہیں اور بڑی مستعدی سے اپنے فرائض ادا کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ سعادتیں اِن کے لئے مبارک فرمائے۔ (آمین)

(الفضل انٹرنیشنل ۱۱/اکتوبر ۲۰۱۳) (باقی آئندہ)

تنہائی ۔۔۔ چوہدری محمد علی

دیدہ و دل میں گھول رہے ہیں درد کے اوقیانوس
مجبوروں کے ایشیا اور مزدوروں کے رُوس
تنہائی میں جل اُٹھے ہیں یادوں کے فانوس
یاد کی جوت جگائی
تنہائی، تنہائی

بنجر ٹیلوں میں اُگ آئے خواہش کے شہتوت
حال کے گلشن میں لا رکھا ماضی کا تابوت
بزمِ طرب میں ڈرتے ڈرتے آیا ایک اچھوت
کیوں ڈرتے ہو بھائی!
تنہائی، تنہائی

پت جھڑ کے طوفان میں پیلے پتے ہیں مجبور
وقت کا سینہ کھود رہے ہیں لمحوں کے مزدور
تنہائی میں چاند نے چوسے اشکوں کے انگور
آگ سے آگ بجھائی
تنہائی تنہائی

دھیان کی ٹہنی ٹہنی پر رقصاں ہیں من کے مور
لفظوں کے دروازے توڑ رہے ہیں گونگے چور
دشت کے سینے میں برپا ہے تنہائی کا شور
قیس نے ٹھوکر کھائی
تنہائی تنہائی

شعر کے گورے گال پہ نکلا تنہائی کا تل
لفظوں کے درویش کھڑے ہیں اُٹھ عزت سے مل
یاد کی گت پر ناچ رہے ہیں دروازوں کے دل
چیختی ہے شہنائی
تنہائی، تنہائی

یہ کس کی تصویر کو جھک کر چوم رہے ہیں چاند
نیند کی نیّا ڈول رہی ہے جھوم رہے ہیں چاند
پانی کے پردیس میں تنہا گھوم رہے ہیں چاند
پار پون لہرائی
تنہائی، تنہائی

کوٹھوں پر یوں سیر کو نکلی ہیں کس کی آشائیں
نچلی منزل والوں سے کہہ دو اُوپر مت آئیں
تھک جائیں تو بھیگی آنکھوں سے تلوے سہلائیں
گھورتی ہے گہرائی
تنہائی، تنہائی

روما کی دیواروں سے رستی ہے خون کی مَے
سیزر کو جب مار چکو بولو سیزر کی جَے
مصر کے مردہ خانوں میں اک ممّی بول رہی ہے
ہنستا ہے سودائی
تنہائی، تنہائی

وقت کی نیلی جھیل میں اُٹھا لمحوں کا طوفان
انسانوں سے آن ملیں گے پھر واپس انسان
صحرا کے سینے میں جاگے آس کے نخلستان
دشت میں آندھی آئی
تنہائی، تنہائی

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
''سانپ کے زہر کی طرح انسان میں بھی زہر ہے۔ اس کا تریاق دُعا ہے۔ جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۱)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلوٰۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورۂ جرمنی 2013ء

❁... جرمن مہمانوں کے ساتھ منعقدہ خصوصی پروگرام میں حضور ایدہ اللہ کا 'اسلام میں خدا تعالیٰ کے تصوّر' کے موضوع پر سورۃ فاتحہ میں مذکور صفات الٰہیہ کی روشنی میں بصیرت افروز خطاب۔❁... میسیڈونیا کے ممبر پارلیمنٹ کی حضور انور سے ملاقات اور جماعت کے لئے نیک جذبات کا اظہار۔❁... جرمنی کے مختلف کالجز اور یونیورسٹیز کی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ نشست اور مجلس سوال وجواب۔

(جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ) (قسط: ہشتم)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

29 جون بروز ہفتہ 2013ء (حصہ دوم)

بعدازاں دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

جرمن مہمانوں کے ساتھ خصوصی پروگرام میں حضور انور کی تشریف آوری

پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام میں شرکت کے لئے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لائے۔ جرمنی کے مختلف شہروں اور علاقوں سے آنے والے جرمن مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔

اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 1290 تھی۔ جرمنی کے علاوہ دیگر مختلف چالیس ممالک اور اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگ اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ممالک کے نام درج ذیل ہیں۔

میسیڈونیا، مراکش، نائیجر، عرب، ترکی، رشیا، بلغاریہ، البانیا، بوزنیا، مالٹا، اسٹونیا، ہنگری، آئس لینڈ، سپین، بیلجئم، فرانس، امریکہ، یوکے، ہالینڈ، نیپال، Bahama، صومالیہ، ایتھوپیا، انڈیا، سری لنکا، پاکستان، بنگلہ دیش، آسٹریا، سوئٹزر لینڈ، ایران، عراق، سیریا وغیرہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد پر اس پروگرام کا آخری سیشن تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔

بعدازاں چار بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

'اسلام میں خدا تعالیٰ کے تصوّر' کے موضوع پر حضور انور کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

سب سے پہلے میں اپنے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو جلسہ سالانہ کے موقع پر یہاں تشریف لائے۔ یہ تقریب جس میں آج مجھے اپنے غیر احمدی دوستوں کو ایڈریس کرنے کا موقع مل رہا ہے جلسہ سالانہ جرمنی کا باقاعدہ حصہ بن چکی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: چونکہ آپ میں سے اکثر لوگ مسلمان نہیں ہیں اس لئے میں نے اپنے ایڈریس کیلئے جو عنوان چنا ہے وہ 'اسلام میں خدا تعالیٰ کا تصور' ہے۔اس موضوع پر سیر حاصل بحث کرنے کیلئے اتنا وقت تو نہیں لیکن پھر بھی میں اسلام کے حقیقی عقائد کی روشنی میں خدا تعالیٰ کی بنیادی صفات کو بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔اس موضوع کے انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ کے متعلق اسلام کی تعلیمات واضح ہوجائیں گی تو اسلام اور مسلمانوں کے متعلق پیدا ہونے والے بہت سے شکوک وشبہات خود بخود ہی دور ہوجائیں گے۔آج کے دور میں ایک عمومی تاثر ہے کہ اسلام میں جو خدا کا تصور پیش کیا گیا ہے اس کے مطابق اللہ تعالیٰ انتہائی ظالم اور جابر ہے۔ یہ سمجھا جاتا ہے کہ خدا مجبور کرتا ہے اور لوگوں کو سزا دینا اور ان کو واصلِ جہنم کرنا ہی صرف اس کا کام ہے ۔ عام خیال یہی ہے کہ اسلام کا خدا ہر گناہ اور غلطی کی سزا ضرور دیتا ہے خواہ وہ غلطی کتنی ہی چھوٹی اور کتنی ہی معمولی ہو۔لیکن سچ تو یہ ہے کہ یہ عقیدہ انتہائی غلط اور سچائی کے برخلاف ہے۔ وہ خدا جس کی ہم عبادت کرتے ہیں اور جس کے متعلق ہمارا یقین ہے کہ وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے وہ ہر لحاظ سے مقتدرِ اعلیٰ ہے۔اس ذات کے پاس سب کچھ کرسکنے کی طاقت ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ رحیم بھی ہے۔ اس لئے قرآنِ کریم میں خدا تعالیٰ نے لوگوں کو خوش خبری دی ہے کہ اس کا رحم اور پیار ہر چیز پر محیط ہے۔(الاعراف:157)

اسی طرح قرآن کریم کی ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ یقیناً اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے۔ یقیناً وہی بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔'' (الزمر:54)

پھر ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور اگر دنیا اور آخرت میں تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو اس (فتنہ) کے نتیجہ میں جس میں تم پڑ گئے تھے ضرور تمہیں ایک بہت بڑا عذاب آلیتا۔'' (النور:15)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا تعالیٰ کے لامحدود پیار کی ایک اور مثال یہ ہے کہ اچھے کاموں کا اجر دس گنا ہوگا لیکن غلط کام کی سزا اس کام کے برابر ہی ملے گی۔

یہ چند مثالیں اسلام میں موجود خدا کی حقیقت کو بیان کرتی ہیں۔ کیا یہ مثالیں ظالم اور جابر خدا کا تصور پیش کرتی ہیں یا پھر رعایا پرور اور پیار اور محبت کرنے والے خدا کو پیش کرتی ہیں؟

درحقیقت قرآنِ کریم میں بے شمار آیات ہیں جن سے ہمیں خدا تعالیٰ کی رحیمیت اور کریمیت اور ربوبیت کا پتہ چلتا ہے۔ میں نے تو چند ایک مثالیں دی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یقیناً یہ بات بھی درست ہے کہ اسلام کہتا ہے کہ جو کوئی بھی نیکی کرتا ہے یا اس کے برعکس کوئی گناہ کرتا ہے تو اسے اس کے مطابق اس کا اجر یا اس کی سزا دی جائے گی۔ یہ نہیں ہوسکتا کہ ایک آدمی کوئی کام کرے اور اس کی سزا کسی دوسرے شخص کو دے دی جائے۔ جب دنیاوی قوانین میں بھی ہم ایسے قانون کو جس کے مطابق ایک شخص کا بوجھ دوسرے پر ڈال دیا جائے اور ایک کے گناہ کی سزا دوسرے کو دی جائے قبول نہیں کرسکتے تو پھر خدا تعالیٰ کے قوانین میں یہ بات کس طرح ہوسکتی ہے کہ ایک شخص کے جرم کی سزا دوسرے شخص کو مل جائے۔ خدا تعالیٰ کا انصاف اور حکمت بے نظیر ہے اور انسانی عقل اور انسانی سوچ خدا تعالیٰ کے انصاف کا احاطہ نہیں کرسکتی۔

پس ہم یہ کیسے گمان کرلیں کہ خدا تعالیٰ انصاف اور حکمت سے عاری فیصلے کرتا ہے یا پھر انسانی فیصلوں سے کم تر فیصلے کرتا ہے؟ یقیناً اگر کوئی ایسا فیصلہ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کیا جائے جس کے مطابق گناہ کسی نے کیا ہو اور سزا کسی اور کو ملے تو پھر ہمارے پاس یہ سوچنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا کہ خدا تعالیٰ (نعوذ باللہ) ظالم اور ناانصافی کرنے والا ہے۔ مثال کے طور پر غلطی بیٹا کرے اور سزا باپ کو مل جائے۔ ایسا خدا جو اس قسم کی بے انصافی کرے وہ یقیناً ایک غیر منصف اور انتقام لینے والا خدا سمجھا جائے گا۔ تاہم اسلام کا خدا ہر قسم کی بے انصافی اور ظلم سے کلیۃً مبرّا ہے بلکہ وہ کہتا ہے کہ اس کا رحم اور پیار انتہائی وسیع اور دُور دُور تک پہنچنے والا ہے اور اپنی صفات کی وجہ سے وہ ایک بخشنے والا خدا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مزید برآں میں یہ بھی بتادوں کہ اسلام کا خدا وہ خدا ہے جو سب کا آقا ہے۔ اور ایک آقا کے پاس اپنے نوکروں کو معاف کرنے کا اختیار موجود ہوتا ہے۔ جب اس نقطہ کو سمجھ لیا جائے تو پھر خدا تعالیٰ پر یا اسلام پر یہ اعتراض نہیں کیا جاسکتا کہ اللہ تعالیٰ معاف کیوں کرتا ہے اور مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو رحمت اور مغفرت کی چادر میں کیوں چھپا لیتا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: قرآن کریم کی مثالیں جو مَیں نے بیان کیں ان سے میں ثابت کرچکا ہوں کہ چند لوگوں کی طرف سے 'اسلام میں موجود خدا کے تصور' پر کی جانے والی تنقید صرف ناسمجھی اور غلط نظریات کی بنا پر ہے۔ اور ایسے نظریات یا تو کم علمی کی وجہ سے قائم ہوتے ہیں یا پھر اسلام کو غیر ضروری طور پر بدنام کرنے اور اس کی بے حرمتی کرنے کی خواہش رکھنے کی وجہ سے قائم ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے کہ مَیں خدا کی ان صفات کے متعلق کچھ کہوں گا جو قرآنِ کریم کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہیں اور یہ سورۃ ایک مسلمان اپنی ہر فرض نماز میں پڑھتا ہے اور ان دعاؤں میں بھی اس سورۃ کی تلاوت کرتا ہے جو وہ نمازوں کے علاوہ کرتا ہے۔ اس وقت اس کو تفصیل کے ساتھ تو بیان نہیں کر پاؤں گا مگر ان بنیادی صفات کا خاکہ آپ کے سامنے رکھوں گا۔

قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ میں ذکر ہے کہ 'آپ کا ربّ اللہ ہے۔' اور لفظ 'اللہ' کا مطلب ایسی ہستی ہے جو ہر قسم کی کامل صفات کی مالک ہے اور ہر قسم کے نقائص اور عیوب سے مبرّا ہے۔ وہ ان تمام صفات اور صلاحیتوں کا واحد مالک ہے جن کا انسانی سوچ احاطہ کرسکتی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی بے شمار صفات ایسی ہیں جن کو انسان اپنی محدود عقل کی وجہ سے سمجھنے سے قاصر ہے۔ لفظ 'اللہ' ایک امتیازی نام ہے جو صرف ایک ایسی کامل ہستی کو بیان کرنے کیلئے استعمال کیا جاسکتا ہے جو نہ صرف ہر قسم کے ظاہری و باطنی نقائص سے مبرّا ہے بلکہ جو ہر قسم کی کامل صفات اور حسنات کی مالک ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب ہم دعویٰ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایک کامل ہستی ہے تو اس دعویٰ کی بنیاد حقیقت پر قائم ہوتی ہے۔ کیونکہ 'کمال' کی تعریف دو بنیادی خصوصیتوں پر مبنی ہے۔ سب سے پہلے تو کسی بھی چیز کے کامل ہونے کے لئے اس کی خوبصورتی اور اس کی ظاہری شان کا بے داغ اور بے عیب ہونا ضروری ہے۔ دوسرا جب کوئی چیز یا کوئی ہستی کامل ہونے کا دعویٰ کرتی ہے تو اس کا دوسروں پر فضل و رحم اور احسانات بے مثل ہونے چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ہم دیکھتے ہیں کہ زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کی خوبصورتی اور شان وشوکت میں دراصل خدا تعالیٰ کے حسن اور خدا تعالیٰ کے اپنی مخلوق پر احسان کا عکس ہی ہے جو اس کی کاملیت کا ایک واضح ثبوت ہے۔ جب ہم ان افضال اور انعامات کا مشاہدہ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انسانیت پر کئے ہیں تو قدرتی طور پر یہ بات ہمیں اس کے ان احسانات اور افضال کی طرف لے جاتی ہے جو اس نے ہم پر کئے ہیں۔ قرآن کریم نے اس کو مزید بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت، فضل اور احسان کی کوئی نظیر نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خدا تعالیٰ کی بنیادی اور اہم صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ وہ تمام جہانوں کا ربّ ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہی ہے جو تمام لوگوں کو پالتا ہے اور ان کو زندگی کے سامان فراہم کرتا ہے۔ وہ ہر قسم کی ضروریات پوری کرتا ہے اور بلاکسی امتیاز کے تمام لوگوں کو زندہ رہنے کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ اسلام کے مطابق خدا عالمِ کُل کا خدا ہے۔ وہ مسلمانوں کا خدا ہے تو ان کے جینے اور زندگی گزارنے کے سامان مہیا فرماتا ہے۔ وہ عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی خدا ہے اور ان کو وہ سب کچھ مہیا فرماتا ہے جس کی ان کو اس دنیا میں ضرورت ہے۔ ہندوؤں کا بھی وہی خدا ہے۔ سکھوں کا بھی وہی خدا ہے۔ غرضیکہ تمام مذاہب اور مکاتبِ فکر رکھنے والے لوگوں کا وہی خدا ہے جو سب کی پرورش کرتا ہے اور انہیں زندگی کے تمام سامان فراہم کرتا ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ خدا تعالیٰ ان تمام لوگوں کو بھی زندگی کے سامان مہیا فرماتا ہے جو اس پر یقین نہیں رکھتے اور سمجھتے ہیں کہ جو کچھ بھی ان کے پاس ہے وہ ان کی اپنی کوششوں کا نتیجہ ہے یا پھر اس کی وجہ سائنسی ترقی ہے۔ جبکہ ایک حقیقی مسلمان سمجھتا ہے کہ سائنسی ترقی بھی بلاواسطہ اس خدا کے فضل واحسان کا نتیجہ ہے جس نے قوانینِ قدرت کے مطابق محنت اور تلاش کا اجر مقرر کر دیا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے قانونِ قدرت کی وجہ سے جو کوئی بھی کوشش کرتا ہے اس کو اس کی کوششوں کا اجر دیا جاتا ہے۔ یہ وہی خدا ہے جس نے انسان کو بہت سی صلاحیتوں اور قابلیتوں سے نوازا ہے تا وہ خدا تعالیٰ کے انعامات اور افضال میں سے حصہ لے سکے اور ان سے فائدہ حاصل کر سکے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کے خدا نے کہا ہے کہ جس طرح وہ انسان کی پرورش کے لئے خوراک اور پانی مہیا کرتا ہے اسی طرح وہ ان کی حفاظت کے لئے علاج اور شفا بھی فراہم کرتا ہے۔ اس نے ہمارے فائدے کے لئے بعض مخصوص چیزوں میں بیماریوں کا علاج بھی بتایا ہے۔ ایسے مواقع بھی آتے ہیں جب اللہ تعالیٰ ازخود انسان کو یہ علاج بتلاتا ہے۔ ایسے مواقع پر کوشش اور محنت کا قانون کام نہیں آتا بلکہ ان حالات میں خدا تعالیٰ خود انسان کی رہنمائی کر دیتا ہے۔

مَیں آپ کو ایک مثال دیتا ہوں کہ کچھ عرصہ پہلے ایک احمدی خاتون کو رِحم کا کینسر ہو گیا۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا اور کہا کہ اس بیماری کا کوئی علاج نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے کہا کہ اس خاتون کے پاس بہت تھوڑا وقت بچا ہے اس لئے اس کو واپس گھر چلے جانا چاہئے اور آخری انتظامات کر لینے چاہئیں۔ جب وہ خاتون گھر لوٹی تو ڈاکٹرز کی پیشگوئی کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جس نے اس کو پیدا کیا اور اس کو زندگی بخشی حیران کن طور پر اس خاتون کا ازخود علاج کیا۔ ایک رات خواب میں اس نے ایک جڑی بوٹی دیکھی جو پاکستان کے اس علاقہ میں اُگتی ہے جہاں وہ پہلے رہتی تھیں۔ اس خاتون نے خواب میں دیکھا کہ وہ جڑی بوٹی خاتون کے سامنے ظاہر ہوئی اور اس بوٹی میں سے آواز آئی کہ 'میں تمہارا علاج ہوں۔ مجھے استعمال کرو' اس خواب کے نتیجہ میں اس عورت نے اس بوٹی کو بطور علاج کے استعمال کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا کینسر بالکل ختم ہو گیا۔ اس کے ڈاکٹرز جو تمام امیدیں ترک کر چکے تھے حیران وششدر ہو کر رہ گئے اور کہنے لگے کہ یہ واقعی ایک معجزہ ہے۔ اس خاتون نے جس کو اللہ تعالیٰ نے ازخود شفا عطا فرمائی تھی ہمارے ایک احمدی ڈاکٹر کو اپنے اس واقعہ کے متعلق بتایا اور تب سے احمدی ڈاکٹروں نے اپنے مریضوں کو چھاتی اور رِحم کے کینسر کے علاج کے لئے یہ بوٹی بطور نسخہ دینی شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے انتہائی مثبت نتائج نکلے اور بے شمار خواتین نے اس خوفناک بیماری سے چھٹکارا حاصل کیا۔ یوکے میں مقیم ہماری ایک احمدی خاتون ڈاکٹر اب اس بوٹی کے اوپر تحقیق کر رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک نہایت امید افزا نتائج سامنے آ رہے ہیں۔

پس یہ خدا تعالیٰ کے انسانیت کو پالنے کے طریقے ہیں اور اس طرح سے وہ اپنی مخلوق کی حفاظت فرماتا ہے۔ اسی طرح اَن گنت دوسری چیزیں ہیں جن سے تمام انسانیت فائدہ حاصل کر رہی ہے خواہ وہ ہوا ہے جس میں ہم سانس لے رہے ہیں، خواہ وہ پانی ہے جو ہم پیتے ہیں یا روشنی ہے یا دن ہے یا رات۔ یہ تمام چیزیں اور اس کے علاوہ بھی بے شمار چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عطا فرمائی ہیں۔ درحقیقت یہ چیزیں صرف بنی نوع انسان کو مہیا نہیں کیں بلکہ خدا کی تمام مخلوقات کے لئے ہیں۔

پس یہ خدا تعالیٰ کی پہلی صفت ہے جو قرآنِ کریم کی پہلی سورۃ میں بیان ہوئی ہے۔ جب ایک حقیقی مسلمان اس صفت کے متعلق آگاہی حاصل کرتا ہے تو ایک طرف تو وہ قدرتی طور پر ان احسانات وانعامات کا تذکرہ کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو بطور لازمۂ حیات عطا فرمائے ہیں اور دوسری طرف وہ اس نتیجہ پر بھی پہنچتا ہے کہ اسلام کا خدا ہر شخص کا خدا ہے اور وہ خدا مذہب سے بالا ہو کر تمام لوگوں کے لئے زندگی کے سامان مہیا فرماتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک حقیقی مسلمان کو اس بات کا اندازہ ہے کہ بنی نوع انسان اور تمام جاندار خدا تعالیٰ کی مخلوق کا حصہ ہیں۔ اس لئے ہر ایک مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کا خیال رکھے، ان کے ساتھ نرمی کا سلوک روا رکھے اور ہمیشہ ان کو فائدہ پہنچانے کا سوچے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس آپ خود دیکھ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی صفت 'ربّ العالمین' کا صحیح ادراک کس رنگ میں ایک حقیقی مسلمان کو اِس اصول کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دیتا ہے کہ خدا تمام لوگوں کا خدا ہے۔ اس صفت کو سمجھ لینے کے بعد ایک مسلمان صرف یہی سیکھتا ہے کہ بنی نوع انسان کی خدمت کرنا اور ہر ایک کو بلکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کو فائدہ پہنچانا اس کا فرض ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم 'محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں' کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب میں مختصراً خدا تعالیٰ کی دوسری صفت کا جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے ہمیں بتلایا ہے ذکر کروں گا۔

'ربّ العالمین' ہونے کے علاوہ اللہ تعالیٰ 'رحمان' بھی ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر یقین نہیں رکھتے وہ مسلمانوں سے سوال کرتے ہیں کہ وہ خدا جس کو تم رحمان کہتے ہو کون ہے؟ اس کے جواب میں قرآنِ کریم فرماتا ہے کہ ان کو بتانا چاہئے کہ رحمان خدا وہ خدا ہے جو تمام رحمتوں کا منبع ہے اور جو تمام اچھائیوں کا سرچشمہ ہے۔ یہ رحمان خدا ہی ہے جس نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے اور اس میں سورج، چاند، ستارے اور سیارے تخلیق کئے ہیں۔ یہ سب صرف مسلمانوں کے فائدے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے بلکہ بغیر کسی تعصب اور فرق کے تمام مخلوقات کے لئے پیدا کئے ہیں۔ وہ تمام لوگ جو اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور جو حقیقت میں رحمان خدا پر یقین رکھتے ہیں اور اس کے فضل وکرم کی وسعت کا احساس رکھتے ہیں وہ اس کے لئے شکر کے جذبات میں گھرے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ انتہائی عاجزی کے ساتھ زمین پر چلتے ہیں اور رحم دلی اور احسن طور پر رہتے ہیں۔ وہ کسی کو کوئی دکھ یا تکلیف نہیں پہنچاتے۔ اور اگر کوئی ان سے غصہ یا سختی سے پیش آتا ہے تو وہ پُروقار طریق سے محبت اور سلامتی کے ساتھ پیش آتے ہیں۔ وہ گالیوں اور ملامتوں کا جواب صرف دعاؤں سے دیتے ہیں۔ پس وہ اپنے اندر ایسی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ رحمان اور محبت کرنے والے خدا کا مظہر ہوتی ہیں۔ بالفاظِ دیگر وہ ہمیشہ دوسروں کے ساتھ نیکی کرنے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے کی کوشش میں لگے ہوتے ہیں۔ میں نے پہلے بھی بیان کیا ہے کہ خدا تعالیٰ کا رحم اور فضل بہت وسیع ہے۔ پس اسی طرح وہ لوگ جو اس پر ایمان لاتے ہیں وہ بھی رحم دلی اور محبت کے اعلیٰ نمونوں کا اظہار کرتے ہیں۔ اور یقینا ایسے ہی ہونا چاہئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی جو تیسری بنیادی صفت قرآنِ کریم میں بیان ہوئی ہے وہ اس کا رحم ہے۔ جہاں خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت کا مطلب ہے کہ اس کا فضل وکرم ساروں کے لئے برابر ہے وہاں اس کی صفتِ رحیمیت انسان کو انفرادی طور پر اس کے اعمال کی بنیاد پر جزا دیتی ہے۔ رحیم ہونے کے باعث وہ ان لوگوں کو بہترین جزا عطا فرماتا ہے جو اس کے احکامات کی پابندی کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر اس شخص کو اجر سے نوازتا ہے جو اچھائی کے رستہ پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔

رحیم وکریم خدا ہونے کے ناطے وہ انسانی کوششوں میں ہونے والی غلطیوں سے درگزر فرماتا ہے اور ان کی پردہ پوشی بھی فرماتا ہے اور کسی بھی انسان کی کوشش کو رائیگاں نہیں جانے دیتا بلکہ وہ اس کوشش کی قدر کرتا ہے اور اسے اس کا اجر دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرے تو وہ اسے حقیقی طور پر معجزانہ رنگ میں جزا عطا فرماتا ہے اور اس شخص کی دعاؤں کو سنتے ہوئے معجزات ظاہر کرتا ہے۔ ہم احمدی مسلمان بلاشک وشبہ مسلسل خدا تعالیٰ کی طرف سے معجزات کا مشاہدہ کر رہے ہیں۔ مثال کے طور پر بے شمار واقعات ایسے ہیں جب ڈاکٹروں نے تمام امیدیں چھوڑ دیں اور کہا کہ مریض کی موت یقینی ہو چکی ہے۔ لیکن اس کے باوجود جب احمدی اپنے ربّ کے آگے جھکے اور اس کے رحم کے طلبگار ہوئے تو بیمار شفایاب ہو کر صحتمند ہو گئے۔ میں ایک احمدی خاتون جس کو کینسر تھا کی مثال پہلے بھی دے چکا ہوں۔ پس جب اس قسم کے واقعات ہوتے ہیں تو وہ بلاتخصیص تمام ڈاکٹروں کو ششدر کر دیتے ہیں اور وہ تسلیم کرتے ہیں کہ اس قسم کی شفا یقینا ایک خالص معجزہ ہے۔ پس اس لحاظ سے ہمارا خدا تعالیٰ کے معجزات پر کامل یقین ہے اور یہی زندہ خدا ہے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ یہ اس کی صفتِ رحیمیت کا نتیجہ ہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے متعلق ہمارے ایمان ہر قسم کے شک وشبہ سے محفوظ ہیں۔ وہ ہماری دعاؤں کو قبولیت بخشتے ہوئے اپنی ہستی پر ہمارے ایمان وایقان کو مضبوط کرتا ہے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کے مطابق خدا تعالیٰ کی چوتھی بنیادی صفت مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْن ہے۔ وہ جزاء اور سزا کا مالک ہے۔ خدا تعالیٰ کی اس صفت کا تعلق صرف آخرت کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اس دنیا میں بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے جزا اور سزا ہے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آخرت میں لوگوں کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔ ان کے اچھے اعمال کی ان کو جزا ملے گی اور غلطیوں کی سزا ملے گی۔ دنیاوی نظام میں جزا اور سزا کے فیصلہ کی بنیاد مساوات پر رکھی جاتی ہے جبکہ اسلام نے سکھایا ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا مالک ہے اس لئے وہ دنیاوی قانون کا پابند نہیں ہے کہ وہ ضرور ہر برے فعل کی سزا دے۔ درحقیقت جب خدا تعالیٰ کی عظمت، رحمانیت اور رحیمیت جیسی صفات حرکت میں آتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کسی شخص کو اس کی ایک نیکی کے بدلہ میں بھی کلیۃً بخش سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی رحیمیت کی مثال رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث میں بھی ملتی ہے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک آدمی نے سو قتل کر دیئے اور ایسا کرنے کے بعد بالآخر وہ اپنے گناہوں پر تائب ہو گیا۔ وہ واقعتاً اپنے کئے پر شرمندہ تھا اس لئے سچی توبہ کی تلاش میں نکل پڑا۔ مگر وہ راستہ میں ہی وفات پا گیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ اس کی توبہ کے آخری فیصلہ پر خوش ہو گیا اور اس کے تمام گناہ بخش دیئے اور اسے جنت میں داخل کر دیا۔ اس واقعہ میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور مالکیت کی صفت نے کام دکھایا۔ پس اسی طرح اللہ تعالیٰ انسان کے بہت سے عیوب اور غلطیوں کو نظرانداز کر دیتا ہے اور ان کے ساتھ جڑے نقصانات اور منفی نتائج سے محفوظ رکھتا ہے۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور رحم کی بدولت انہی غلطیوں کے مثبت اور مفید نتائج پیدا فرما دیتا ہے۔ پس یہی اللہ تعالیٰ کے بنائے اور انسان کے بنائے ہوئے قوانین میں فرق ہے کیونکہ انسان کے بنائے ہوئے قانون میں جرم اور غلطیاں سزا پر ہی منتج ہوتی ہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے خلاصۃً قرآنِ کریم میں اپنی ہستی کے ثبوت کے طور پر اپنی ان چار بنیادی صفات کا ذکر فرما دیا۔

پس ہمیں اس خدا کی پرستش کا حکم دیا گیا ہے جو ان صفات کا مالک ہے۔ جب کامل صفات کے مالک خدا کی خالص عبادت کی جائے تو تب ایک نئی طرز سے خدا تعالیٰ کے روحانی معجزات دیکھنے کا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ میں یہ بھی بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ نے حقیقی مومنوں کو یہ صفات اپنانے کا حکم دیا ہے۔ چنانچہ جہاں ایک طرف ایک حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق قائم کرتا ہے وہاں وہ دنیا میں امن اور مفاہمت پیدا کرنے کا ذریعہ بن کر بھی دکھاتا ہے۔

ان چند الفاظ کے ساتھ میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ آپ کو اسلام میں موجود خدا کے حقیقی تصور کی کسی حد تک سمجھ آ گئی ہوگی۔

آخر میں میں آپ سب کا جو یہاں تشریف لائے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب پر فضل نازل فرمائے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب چار بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔

میسڈونیا کے ممبر پارلیمنٹ کی حضورانور سے ملاقات اور نیک جذبات کا اظہار

ملک Macedonia سے آنے والے ممبر پارلیمنٹ Dr. Mile Pachemski اپنی اہلیہ اور ایک بیٹے کے ساتھ آج کے اس پروگرام میں شامل تھے اور انہوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا جرمن و دیگر مہمانوں سے یہ خطاب سٹیج پر بیٹھ کر سنا۔

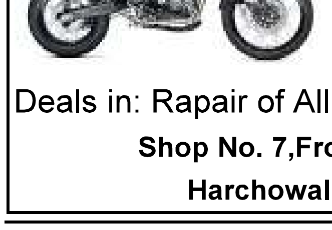
Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Rapair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

خطاب کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واپس تشریف لے جانے لگے تو موصوف نے حضور انور کی خدمت میں میسیڈونیا کا قومی پرچم، سکندر اعظم کی تصویر اور میسیڈونیا کے بارہ میں کتب کا تحفہ پیش کیا۔ اور حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنی طرف سے اور اپنی قوم کی طرف سے حضور کی خدمت میں سلام اور نیک تمنّاؤں کا پیغام پیش کرتا ہوں۔ حضور انور سے ملاقات میرے لئے ایک اعزاز ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کے جلسہ پر آنے کا شکریہ ادا کیا اور "Life of Mohammad" (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعض دیگر کتب ان کو عطا فرمائیں۔

موصوف نے کہا کہ انہوں نے احمدی اور دیگر مسلمانوں میں فرق کو دیکھا ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ہر ملک میں اسی طرح Active ہو اور میں چاہتا ہوں کہ جماعت کی میسیڈونیا میں ہر ممکن مدد کروں تا کہ آپ کی مشکلات دور ہوں۔ انہوں نے جلسہ کے تمام انتظامات پر خوشی کا اظہار کیا اور جلسہ کے ماحول کو بہت پسند کیا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز اور کالجز کی احمدی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ نشست

آج پروگرام کے مطابق جرمنی کی مختلف یونیورسٹیز اور کالجز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک پروگرام رکھا گیا تھا۔

آٹھ بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوتِ قرآنِ کریم سے ہوا جو عزیزہ تنزیلہ خان نے کی اور عزیزہ امتہ المصور نے اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں عزیزہ صادقہ Reksin نے اس کا جرمن زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

... بعد ازاں پروگرام کے مطابق عزیزہ ناصرہ رانا نے Culture of Dominance کے متعلق اپنی تحقیق پیش کی۔

موصوفہ نے بتایا کہ انہوں نے اپنا تحقیقی مواد برگٹ رولس باخر کی کتاب سے لیا ہے جس نے اپنی کتاب میں Culture of Dominance کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مصنف نے لکھا ہے کہ کلچر آف ڈومیننس سے مراد ترقی کی آخری منزلیں طے کرنے کے بعد خود کو سب سے بہتر اور دوسروں کو حقیر جان کر اپنی سوچ و افکار کا غلبہ قائم کرنا ہے۔ اس عمل میں انسان کی قدر و قیمت صرف معاشی ترازو میں تولی جاتی ہے اور باقی انسانی تعلقات کی اہمیت ختم ہوجاتی ہے۔

اسی موضوع میں ایک جز 'لاسمتی' (disorientation) کا آجاتا ہے۔ یعنی انسانوں کا مقصدِ حیات صرف دنیاوی و مادی خواہشات رہ جاتا ہے۔ آزادی و خوشحالی کی قیمت معاشرہ لوگوں کی 'لاسمتی' (disorientation) کی صورت میں ادا کرتا ہے۔

پھر کلچر آف ڈومیننس مرد و زن کے قدرتی توازن کو بھی خراب کر دیتا ہے۔ تحریکِ نسواں جیسی تحریک کو چند عورتوں کا گروہ پوری دنیا پر لاگو کرنا چاہتا ہے حالانکہ ساری عورتیں اس کے حق میں نہیں ہیں بلکہ وہ اپنی فطرت کے مطابق رہنا چاہتی ہیں۔

... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوفہ کو ہدایت فرمائی کہ جس جرمن مصنفہ کی کتاب میں سے مواد لیا ہے اس کو 'اسلامی اصول کی فلاسفی' دیں۔

... اس کے بعد عزیزہ عدیلہ اسلم محمود نے احمدیہ مسلم جماعت جرمنی کے پریس کے روابط کے طریق پر اپنی presentation دی۔

موصوفہ نے بتایا کہ آج کل کے دور میں روابط بڑھانے کے جدید طریقے آگئے ہیں۔ خاص طور پر انٹرنیٹ کے ذریعہ کافی ترقی اس میدان میں آچکی ہے۔ جرمن قوم کے نظریہ کے مطابق اسلام میں کافی ایسی باتیں ہیں جن سے یہ قوم فرق کرتی ہے۔ لیکن ایک سروے کے مطابق جن جرمنوں کا مسلمان کے ساتھ تعلق ہے وہ اسلام کی بہتر تصویر رکھتے ہیں۔ اس لحاظ سے بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے تعلقات بہتر کریں۔ قوم کے ساتھ بھی اور یہاں کے میڈیا کے ساتھ بھی۔

یوں تو جرمن جماعت تبلیغی دوڑ میں کافی آگے ہے اور ہمارے روابط بھی کافی بہتر ہیں لیکن پھر بھی نیشنل سطح پر اس چیز کی خاص ضرورت ہے کہ روابط مزید بہتر کئے جائیں کیونکہ جب یہ بہتر ہوجائیں تو ہم میڈیا کیلئے اسلام کی بہترین آواز بن جائیں گے۔

موصوفہ نے بتایا کہ روابط بہتر کرنے کیلئے جماعت کے پاس بہت سے مواقع ہیں کیونکہ ہمارے لوکل سطح پر پریس کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں۔ ذیلی تنظیمیں کافی active ہیں اور جرمنی میں جماعت کو پُر امن سمجھا جاتا ہے۔ لیکن اس حوالہ سے ابھی بہت سا کام ہونا باقی ہے۔

موصوفہ نے بتایا کہ وہ ابھی اس پر کام کر رہی ہیں۔ نیز موصوفہ نے حضور انور سے دعا کی درخواست کی کہ جماعت جرمنی اس فیلڈ میں بھی ترقی کرے تا کہ ہمارا پیغام جرمن لوگوں تک بہتر رنگ میں پہنچ سکے۔

طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجلس سوال و جواب

ان presentations کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جس میں مختلف طالبات نے مذہب کے علاوہ مختلف شعبہ ہائے زندگی اور علوم کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات پوچھے۔

... میڈیسن پڑھنے والی ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اگر کسی مریض کی صحت اتنی بگڑ جائے کہ وہ صرف مشینوں پر ہی زندہ ہو اور اس کی ذہنی activity بھی زیرو ہو۔ تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر برین (brain) dead ہو جائے اور آپ اس کو آرٹیفیشل breathing کروا رہے ہیں اور اس کو ventilator پر رکھا ہوا ہے تو اس سے آپ بلاوجہ زندگی تو لمبی کرسکتی ہیں مگر زندگی کی quality نہیں بڑھا سکتیں۔ اس لئے اس کا فائدہ کوئی نہیں ہے۔ مجھ سے جب بھی کوئی مشورہ کرتا ہے تو میں کہتا ہوں کہ چوبیس گھنٹے تک مشین لگاؤ اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہوجاؤ اور چھوڑ دو کہ اس کا وقت آگیا ہے۔ چوبیس گھنٹے سے زیادہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ یہ بھی تکلیف دینے والی بات ہے۔ اگر بالفرض وہ مشین اتارنے کے بعد کچھ دیر زندہ بھی جاتا ہے تو مریض کا برین تو damage ہوا ہوا ہے۔ سامنے نعش پڑی ہے جو سانس لے رہی ہے۔

اگر کوئی قومہ میں چلا جاتا ہے تو اس کا کیس different ہے۔ قومہ کی situation بالکل اور ہے۔

لیکن جب برین dead ہو جائے تو مشینوں پر نہیں رکھنا چاہئے۔ زیادہ سے زیادہ چوبیس گھنٹے وہ بھی اپنی تسلی کیلئے کہ کاش ہم یہ کرلیتے تو یہ ہوجاتا۔

... اسی طالبہ نے سوال کیا کہ حضور انور نے خطاب میں فرمایا تھا کہ ہاتھ اور پاؤں سجے ہوئے ہوں تو وہ بھی زینت ظاہر کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ تو پھر جب ہم باہر جاتے ہیں تو نیل پالش وغیرہ بھی نہ لگایا کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

زیادہ سجا کر نہ جایا کرو۔ سٹوڈنٹس کو تو ویسے بھی سادہ ہونا چاہئے۔ یہاں کے سٹوڈنٹس تو زیادہ casual رہتے ہیں۔ جتنے ہمارے ایشین یا پاکستانی سٹوڈنٹس فیشن کرتے ہیں، جرمن سٹوڈنٹس تو اتنا فیشن نہیں کرتے۔ اس لئے آپ بھی نہ کریں۔ ضروری تو نہیں ہے کہ رنگا رنگ کی سونے کی انگوٹھیاں پہن لیں اور اس کے اوپر مہندی لگا کر بن سنور کر پھرنا ہے۔ عید اور شادیوں کے موقع ہوتے ہیں اس وقت اور بات ہے۔ اس وقت کرلینا چاہئے۔ لیکن مستقل فیشن پر اتنا زیادہ جانا درست نہیں۔ اس ماحول میں جو اچھی چیز ہے وہ لے لو اور جو ان کا ننگ ہے اس کو چھوڑ دو۔

... پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اس سال پوپ بینیڈکٹ اپنی کرسی چھوڑ گیا ہے۔ اپنے اس اقدام پر اس نے جو argument دیا اس کے بارے میں حضور کی کیا رائے ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں جرمنی میں بہت سارے کیتھولک اس کے followers ہیں ان میں سے ایک عورت کا بیان آیا تھا کہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ اگر پوپ نے پہلے کہا تھا کہ مجھے خدا نے بنایا ہے تو پھر اس نے خدا کی مرضی کے خلاف کیوں بات کی ہے؟ خدا نے تو اسے lifelong بنایا تھا۔ اور وہ اس کی وجہ سے بڑے shock میں چلی گئی تھی۔ اسی طرح کئی کیتھولک (Catholics) ہیں جو شاک میں چلے گئے تھے۔ یہ دوسرا کیتھولک پوپ ہے جس نے پچھلے پانچ سات سو سال میں چھوڑا ہے۔ بہرحال جب ان کا نظام کہتا ہے کہ چھوڑ دو تو چھوڑ دو لیکن پھر یہ نہ کہو کہ خدا نے بنایا ہے بلکہ کہو کہ میں بیمار ہوگیا ہوں اور یہ کام نہیں کرسکتا۔

... پھر اس بچی نے سوال کیا کہ اس کی جگہ جو نیا پوپ بنا ہے وہ کہتا ہے کہ میں غریبوں کا پوپ ہوں۔ اس کے بارہ میں حضور انور کا کیا خیال ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ: اگر وہ غریبوں کا پوپ ہے تو بے شک خدمت کرے۔ ہم نے اس کو منع تو نہیں کرنا۔ اچھی بات ہے کہ غریبوں کا حق ادا کرے۔ لیکن اس طرح نہیں کہ جو عیسائی غریب ہیں ان کا حق ادا کر دیا اور باقیوں کا نہیں کیا۔ غریبوں کا پوپ ہے تو پھر ویسٹرن پاورز اور امیر ملکوں سے کہے کہ تم جو بے تحاشا grain ضائع کرتے ہو اور تم سمندر میں پھینک دیتے ہو۔ اور جو بے تحاشا دودھ اور مکھن اور پنیر ضائع کر دیتے ہیں وہ کھانے پینے کیلئے غریبوں کو دے دیں جہاں starvation ہے۔

... ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا جسم اور روح دونوں different مادے ہیں یا ایک ہی چیز کے دو حصے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جسم میں روح ہوتی ہے اور روح کے لئے جسم کا ہونا ضروری نہیں۔ جب آپ کی وفات ہوجاتی ہے تو روح اپنی جگہ پر اللہ تعالیٰ کے پاس چلی جاتی ہے جہاں جزا سزا اور سوال و جواب ہوتے ہیں۔ لیکن بہرحال جسم کے اندر روح ہوتی ہے۔ جب uterus میں بچہ بن رہا ہوتا ہے اور ایک وقت کے بعد جب اس میں جان پیدا ہونی شروع ہوتی ہے تو اس وقت اس میں روح پیدا ہونی شروع ہوجاتی ہے۔ پہلے دن سے ہی اس میں روح آجاتی ہے اور آہستہ آہستہ develope ہوتی ہے۔ جب بھی اس میں زندگی کے آثار آجائیں تو وہ دراصل روح ہی ہوتی ہے۔ جسم تو ایک مادی چیز ہے اور جو چیز زندگی ہے وہ روح ہے۔ تو یہ دونوں چیزیں اس طرح سے الگ الگ ہیں کہ جسم کے اندر روح ہے مگر روح کے اندر جسم کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ جب مادی جسم سے روح نکلتی ہے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ اگلے جہان میں جاؤ گے تو مختلف قسم کا جسم مل جائے گا اور وہ ایک روحانی جسم ہوگا جس کا تصور نہیں ہوسکتا۔

... پھر ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ان سے ایک غیر از جماعت نے سوال کیا تھا جو بچوں پر ظلم ہوتا ہے تو اسلام اس کے بارہ میں کیا کہتا ہے؟ یہ ظلم کیوں ہوتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام نے اس کے متعلق کیا کہنا ہے؟ جو ماں اپنے بچے کو مارتی ہے وہ ظلم کرتی ہے اور اس کو اس کی سزا ملے گی۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ بچوں سے شفقت کا سلوک کرو۔ اس میں بچہ کا تو کوئی قصور نہیں ہوتا بلکہ بڑوں کا پاگل پن ہوتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میں اس کو شرک سمجھتا ہوں کہ بچوں کو بلاوجہ مارا جائے۔ ان کی تربیت کرنی ہے تو اصلاح کے لئے ان کو آرام سے، پیار سے سمجھاؤ اور پھر ان کے لئے دعا کرو۔ اگر تم لوگ سمجھتے ہو کہ تم مار کر بچے کی اصلاح

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman
ALLADIN BUILDERS
Please contact for quality construction works in Qadian
Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 7837211800, +91 8712890678
Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

کرلو گے تو اس کا مطلب ہے کہ تم خدا بننے کا دعویٰ کرنا چاہتے ہو۔ اور اسلام یہی کہتا ہے کہ خدا نہ بنو۔

۔۔۔ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب جنگیں ہوا کرتی تھیں تو قیدی خواتین کو بانٹ دیا جاتا تھا تو کیا ان سے تعلق قائم کرنا جائز تھا؟ اور اگر خدانخواستہ آجکل کچھ ایسا ہوتا ہے تو کیا یہ اب بھی جائز ہوگا؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
بات یہ ہے کہ پہلے عربوں کا ایک رواج تھا کہ جنگیں ہوتی تھیں۔ جب ایک قبیلہ دوسرے قبیلہ پر حملہ کرتا تھا یا آپس میں جنگیں اور لڑائیاں ہوتی تھیں تو دونوں قبیلے جس طرح ایک دوسرے کا مالِ غنیمت لوٹ لیتے تھے اسی طرح وہ لوگوں کو قیدی بھی بنا لیتے تھے۔ مرد غلام بن جاتے تھے اور عورتیں لونڈیاں بن جاتی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آ کر کہا کہ اب سے غلامی کا دور ختم۔ آخری خطبہ جو حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا تھا اس میں فرمایا کہ کوئی غلام نہیں ہوگا اور کوئی لونڈی نہیں ہوگی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پہلے بھی غلام نہیں رکھا۔

جب کوئی قوم حملہ کرتی تھی تو اس وقت کے رواج کے مطابق کہ مردوں کو غلام بنا لیتے تھے اور عورتوں کو قیدی بنا لیتے تھے۔ اور پھر قیدی بنانے کے بعد ان کے متعلق قرآنِ شریف میں آتا ہے کہ تم ان سے شادیاں کر سکتے ہو۔ لونڈیوں سے حق مہر مقرر کرنے کا لکھا ہوا ہے کہ ان سے نکاح کرو۔ وہ نکاح کر لیتے تھے۔ لیکن پھر حد لگ گئی کہ تم اس سے زیادہ شادیاں نہیں کر سکتے۔ یہ نہیں کہ چار شادیاں آزاد عورتوں سے کر لیں اور چار شادیاں لونڈیوں سے۔ تو غلامی کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں منع فرما دیا۔

۔۔۔ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ خلفاء خاندان میں ہی کیوں ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ
اگر آپ میرے جرمنی کے ہی خطبات اور ایڈریسز غور سے پڑھ لیں اور سن لیں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ میں نے پچھلے سال آرمی کے ہیڈکوارٹر میں loyalty پر لیکچر دیا تھا۔ تو اس کے بعد وہاں مختلف لوگوں نے سوال کئے تھے اور ان میں ایک ایئرفورس کے کوئی کمانڈر بھی تھے جنہوں نے سوال کیا تھا کہ کیا کوئی یورپین بھی خلیفہ ہوسکتا ہے؟ تو میں نے ان کو جواب دیا تھا کہ یورپین کی کیا بات کرتے ہیں افریقن بھی خلیفہ ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک سسٹم ہے۔ ایک الیکٹورل کالج ہے۔ اس میں کوئی پابندی نہیں ہے کہ فلاں شخص ہی خلیفہ بن سکتا ہے۔ اس الیکٹورل کالج (electoral college) میں مرکزی ناظران شامل ہوتے ہیں، وکلاء شامل ہوتے ہیں، مختلف ملکوں کے امراء شامل ہوتے ہیں۔ اس مرتبہ جو خلافتِ خامسہ کا انتخاب ہوا ہے اس میں غیر ملکی بھی شامل تھے۔ اس میں سینئر مشنریز کی بھی ایک پرسنٹیج شامل ہوتی ہے۔ اس کے باقاعدہ rules and regulations ہیں۔ باقاعدہ قاعدہ بنا ہوا ہے کہ مشنریز کی کتنی پرسنٹیج آئے گی۔ بڑے ملکوں کے امراء، پاکستان کے بعض بڑے ضلعوں کے امراء آئیں گے۔ اسی طرح مرکزی ناظران اور وکلاء میں سے آئیں گے۔ اب وہ الیکٹورل کالج ہی elect کرتا ہے۔ اس الیکٹورل کالج میں سارے پاکستانی تو نہیں تھے۔ وہاں کوئی کسی کو نہیں کہتا کہ کس کو ووٹ دینا ہے۔ پانچ یا سات نام پیش ہوتے ہیں۔ جب خلافتِ خامسہ کا انتخاب ہوا تو اس وقت بھی میرا خیال ہے سات نام پیش ہوئے تھے۔ یہ میرا خیال ہے کیونکہ جب میں نے اپنا نام سنا تو میرا سر جُھک گیا تھا۔ مجھے نہیں پتہ چلا کہ بعد میں کیا ہو رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ہمارے ایک عرب امیر جماعت ہیں انہوں نے کہا کہ میں یہ سوچ کر گیا ہوا تھا کہ میں نے فلاں شخص کے متعلق رائے دینی ہے اور اس کو ووٹ دینا ہے۔ لیکن وہاں جب نام پیش ہوئے اور میں نے دیکھا تو وہ میرے دل سے اُتر گئے اور زبردستی لگتا تھا کہ کوئی فورس ہے جو آپ کے نام پر ہاتھ کھڑا کرا رہی ہے۔ اسی طرح ایک قاعدہ یہ بھی ہے کہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہیں ان کی جو پہلی اولاد تھی یعنی ان کے ڈائریکٹ بچے ان میں سے اس الیکٹورل کالج میں شامل ہوتے ہیں۔ تو ان میں سے بھی ایک نے کہا کہ میں فلاں آدمی کے حق میں ووٹ دینے کے لئے گیا تھا لیکن جب میں نے اس کا چہرہ دیکھا تو میں نے کہا کہ نہیں یہ نہیں ہوسکتا۔ اور پھر انہوں نے اپنی رائے دی۔ تو اللہ تعالیٰ دلوں میں ڈالتا ہے اور ہمارا یہی یقین ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور بندوں کو ایک ذریعہ بناتا ہے اور ان کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ بہت سارے لوگوں نے اپنے واقعات لکھے ہوئے ہیں۔ الفضل میں بھی اور اور جگہوں پر بھی چھپے ہوئے ہیں۔ تو ان کے دلوں میں تحریک ہی ہوتی ہے کہ فلاں کو دینا ہے۔ انتخاب سے پہلے کوئی تحریک نہیں ہوتی۔ کوئی نام پیش نہیں ہوتے۔ وہیں پیش ہوتے ہیں۔ بند کمرہ ہوتا ہے۔ مجھ سے بعض عیسائی بھی پوچھتے ہیں کہ کس طرح انتخاب ہوتا ہے۔ تو میں کہہ دیتا ہوں کہ پوپ کی طرح کا ہی بند کمرے میں انتخاب ہوتا ہے لیکن بغیر smoke کے ہوتا ہے۔ اور جو بھی ہوتا ہے تین چار گھنٹے میں فیصلہ ہوجاتا ہے۔ اس لئے خلیفہ کوئی بھی ہوسکتا ہے۔ بندھا ہوا تو نہیں ہے کہ ضرور خاندان سے ہی ہونا ہے یا پاکستان میں سے ہونا ہے۔ افریقن بھی ہوسکتا ہے۔ اور خلیفۃ المسیح الاول تو خاندان میں سے نہیں تھے۔ باقی ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔

۔۔۔ ایک طالبہ نے کہا کہ وہ اسلامیات پڑھ رہی ہیں۔ الحمدللہ جرمنی میں لوگ ہماری جماعت سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے دلوں میں ہم بیعت کا جذبہ کس طرح پیدا کر سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں کہہ دیا ہے کہ بیعت کے جذبے تم نے نہیں بھرنے۔ تمہارا کام تبلیغ کرنا ہے۔ تم کئے جاؤ۔ جس کو ہدایت دینی ہوگی میں خود دوں گا۔

حضور انور نے فرمایا: دوسری بات یہ کہ جماعت تو ان کو اچھی لگتی ہے لیکن کیا ان کو خدا پر بھی یقین ہے؟ جن کو خدا پر یقین نہیں ہے وہ ایک انسانیت کے ناطے تمہاری جماعت کو ایک گروپ کی حیثیت سے، ایک کمیونٹی کی حیثیت سے اچھا سمجھتے ہیں لیکن ان کو مذہب سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تو پہلے ان کی مذہب کے ساتھ دلچسپی پیدا کرواؤ۔ خدا کی ہستی کا یقین پیدا کرواؤ۔ اس لئے آج میں نے دوپہر کو جو ایڈریس کیا تھا اس میں یہی تھا کہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اس کی کیا کیا صفات ہیں اور وہ کیسے کیسے معجزے دکھاتا ہے۔ وہ جب یہ بات مان جائیں گے تو خود ہی آجائیں گے۔ بہرحال آپ کا کام تبلیغ کرنا ہے۔ یہاں بھی ستر فیصد آبادی خدا پر یقین چھوڑتی جا رہی ہے۔ وہ جب بھی مذہب کی طرف دوبارہ آئیں گے تو اس gap کو انشاء اللہ تعالیٰ احمدی پُر کریں گے۔

۔۔۔ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں جب بھی یونیورسٹی میں نماز پڑھنا چاہتی ہوں تو ادھر بہت سے سنی اور ترکی ہیں وہ مختلف طریق سے نماز پڑھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مختلف لوگ ہیں۔ افریقہ میں چلے جاؤ تو وہاں مالکی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اوپر بھی باندھے۔ درمیان میں بھی باندھے اور نیچے بھی باندھے۔ لیکن کسی سے ڈر کر کوئی طریقہ نہیں اپنانا۔ اپنی مرضی سے جس طرح آسانی ہے اس طرح ہاتھ باندھ لیں۔

۔۔۔ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ اسلام میں بزنس کے منافع کی کوئی شرح مقرر ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کہتا ہے کہ آپ بزنس کریں اور اس پر جو منافع ہے وہ لیں۔ پہلے ہی سے منافع فکس کرنا جائز نہیں۔ وہ سود ہے اور سود حرام ہے۔ اگر ساٹھ فیصد منافع ہوتا ہے تو ساٹھ فیصد لے لیں۔ اگر بیس فیصد ہوتا ہے تو بیس فیصد لے لیں اور اگر نقصان ہوتا ہے تو نقصان برداشت کریں۔

۔۔۔ ایک بچی نے سوال کیا کہ میں وکالت پڑھ رہی ہوں۔ کیا پڑھائی کرنے کے بعد جج بن سکتی ہوں؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وکالت پڑھ کر گھر بیٹھ کر عورتوں کے حقوق کیلئے کام کریں۔ جج نہ بنیں۔ رہنے دیں۔

۔۔۔ ایک طالبہ نے سوال کیا کہ پاکستان میں احمدی ووٹ نہیں دیتے جس پر لوگ کہتے ہیں کہ جماعت اپنے حق کے لئے آواز نہیں اُٹھاتی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جہاں آواز اُٹھانے کا موقع ہوتا ہے وہاں ہم آواز اُٹھاتے ہیں۔ اور جہاں تک ووٹ دینے کا سوال ہے تو میری جو مختلف پریس کانفرنسز ہوئیں اور بیانات آئے ہیں وہ اگر آپ نے سنے ہوں تو آپ کو جواب مل جائے گا۔ ووٹ ہم اس لئے نہیں دیتے کہ وہ کہتے ہیں کہ اگر تم نے ووٹ دینا ہے تو اپنے آپ کو غیر مسلم ڈکلیئر (declare) کر کے دو یا پھر جو declaration میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو گندی زبان استعمال کی گئی ہے اس پر دستخط کرو۔ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہوئی ہے۔ ان کو مانا ہوا ہے۔ اس لئے ہم اس پر دستخط نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم کر سکتے ہیں کیونکہ ہم کلمہ پڑھنے والے ہیں۔ اس لئے ہم یہی کہتے ہیں اور یہی آواز اُٹھاتے ہیں۔ دنیا میں ہر جگہ جہاں بھی میرا لیڈروں سے واسطہ پڑتا ہے اور اخباروں سے بھی یہی کہتا ہوں کہ پارلیمنٹ نے اگر ہمیں غیر مسلم قرار دے دیا تو بے شک ہمیں غیر مسلم کہتے رہیں۔ وہ ہمیں جو مرضی سمجھتے رہیں۔ لیکن ہم سے یہ زبردستی کہلوانا کہ ہم غیر مسلم ہیں تو ہم یہ نہیں کریں گے۔ جب تک غیر مسلم کے طور پر ہمیں ووٹ دینے کا کہا جائے گا ہم نہیں دیں گے۔ تو باقی چیزیں چھوڑیں، پاکستان میں پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے ووٹ کے لحاظ سے مذہب کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مظلوم کی آواز سنتا ہے تو ایک وقت آئے گا جب یہ ہوجائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ قوموں کی زندگی میں تیس چالیس سال اس طرح کے آجانا کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ اچھا وقت آجائے گا۔

۔۔۔ ایک بچی نے سوال کیا کہ جو بچوں کو vaccination وغیرہ لگاتے ہیں کیا وہ لگانی چاہئیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ضرور لگوانی چاہئیں۔ بعض چیزیں ہیں جن پر ابھی تک پورے تجربے نہیں ہوئے وہ نہ لگوائیں لیکن جو گورنمنٹ کہتی ہے جیسے بعض ماؤں کو بھی لگواتی ہے تو وہ کروا لینی چاہئے۔ اسی طرح بچوں کیلئے مختلف doses ہوتی ہیں۔ جیسے پہلے مہینہ، پھر دوسرے مہینہ اور اسی طرح پھر سال کے بعد، پھر تین سال کے بعد تو یہ ساری کروانی چاہئیں۔

۔۔۔ ایک طالبہ نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ دنیا کے حالات بہت تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اور تیسری جنگِ عظیم بہت قریب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:
جو حالات اور جو آثار ہیں وہ ظاہر کر رہے ہیں کہ بہت قریب آ رہی ہے۔ اور اب تو بہت سے دوسرے لوگوں نے بھی کہنا شروع کر دیا ہے۔ بلکہ پچھلے دنوں رشیا کے فارن منسٹر نے بھی اس طرح کی statement دی تھی کہ اگر سیریا کو انہوں نے زیادہ چھیڑا تو ایک عالمی جنگ شروع ہوجائے گی۔ تو حالات تو ایسے ہی ہیں۔ اب سیریا میں بھی حالات اسی طرف جا رہے ہیں۔ ترکی میں بھی شروع ہوگیا ہے۔ سارے مسلمان ملکوں میں اس طرح ہو رہا ہے۔ لیکن میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ یہ ایسی تقدیر ہے جو ٹل نہیں سکتی۔ میں نے تو یہ بھی کہا تھا کہ دعا کریں کہ ٹل جائے۔

۔۔۔ ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا اسلامی حکومت میں مذہب اور حکومت علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
خلافت کا تو حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

۔۔۔ ایک بچی نے سوال کیا کہ کیا ان رشتہ داروں کو جو جماعت پر اعتراض کرتے رہتے ہیں جلسہ پر آنے کی دعوت دینی چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اگر وہ آنا چاہیں تو جماعت کو بتا کر، جماعت کے نظام سے اجازت لے کر کہ یہ ہمارے عزیز ہیں اور غیر احمدی ہیں ان کو لے کر آئیں اور جلسہ میں شامل کریں۔ وہ اعتراض بے شک کرتے رہیں بس وہ شرارت نہ کریں۔ ربوہ میں بہت سارے لوگ جلسہ پر آتے تھے اور قادیان میں بھی آتے تھے۔ بعض تو زبردستی اپنے رشتہ داروں کو لے کر آتے تھے۔ اس کے بعد یا تو اعتراض سے ان کے منہ بند ہوجاتے تھے یا وہ بیعت کر کے چلے جاتے تھے۔

۔۔۔ ایک بچی نے سوال کیا کہ مربیان سلسلہ کی بیویوں کو پڑھائی میں مضامین کا انتخاب کرتے ہوئے کن مضامین کی طرف توجہ دینی چاہئے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دین کا علم تو بہرحال حاصل کرنا چاہئے۔ دینی علم سب سے زیادہ ضروری ہے۔ ان کے لئے بہتر یہی ہے کہ پڑھ لکھ کر پھر گھر کو سنبھالیں۔

طالبات کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ پروگرام نو بج کر پچاس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

(الفضل انٹرنیشنل ۲۰ ستمبر ۲۰۱۳ء)

(باقی آئندہ)

اذکروا موتاکم بالخیر

محترم امجد لطیف صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر راجستھان

از۔ ذرین امجد صاحبہ۔ جے پور

خاکسار کے شوہر محترم امجد لطیف صاحب مرحوم سابق صوبائی امیر راجستھان بتاریخ 18 اپریل 2013 بمقام جے پور راجستھان بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

خاندانی پس منظر:

آپ کی پیدائش جے پور میں 17 جولائی 1942 کو ہوئی۔ آپ کے والد کا نام ڈاکٹر محمد عبدالطیف صاحب اور دادا ڈاکٹر محبوب عالم صاحبؓ پردادا ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ تھے۔ آپ کے دادا ڈاکٹر محبوب عالم صاحبؓ اور آپ کے پڑدادا ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ صحابی تھے۔ ڈاکٹر محبوب عالم صاحب سنِ بلوغت تک پہنچے ہی تھے کہ گھر میں جماعتی گفتگو سے متاثر ہوکر اپنے والد محترم ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ سے اجازت لے کر قادیان پہنچے اور حضرت اقدس علیہ السلام کے نورانی چہرے کو دیکھ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ پھر کچھ عرصہ بعد آپ کے والد ڈاکٹر کرم الٰہی صاحبؓ نے حضرت اقدس علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کرلی۔

آپ کے دادا ڈاکٹر محبوب عالم صاحبؓ اپنی ڈاکٹری کی پڑھائی ختم کرتے ہی جے پور کے راجہ کے مطالبہ پر طاعون کے علاج کے سلسلہ میں جے پور راجستھان 1901 میں تشریف لے گئے تھے۔ اس وقت جے پور میں طاعون پھیلا ہوا تھا۔ لوگ آپ کے علاج سے بہت متاثر ہوکر آپ کے گرویدہ ہوئے اور لوگوں نے کہا کہ آپ ہمیشہ کے لئے جے پور میں رہیں تو لوگوں کی بہتری ہوگی۔ اس کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے جے پور میں قیام پذیر ہوگئے۔

مرحوم ڈاکٹر محبوب عالم صاحبؓ ہر احمدی کا حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت کا نشان سمجھ کر احترام کیا کرتے تھے اور جس طرح اقرباء میں باہم اخوت و الفت ہوا کرتی ہے بس اسی طرح حضرت ڈاکٹر صاحب مرحوم احمدیوں کے ساتھ پیش آیا کرتے تھے۔ ہر مقامی احمدی آپ کے گھر کو اپنا گھر سمجھتا تھا۔ یہی اخلاص و محبت محترم امجد صاحب مرحوم کے اندر بھی پایا جاتا تھا۔

آپ کے والد ڈاکٹر محمد عبدالطیف صاحب خاموش طبیعت تھے اور عاجزی و خاکساری کے ساتھ زندگی گزاری اور بنی نوع آپ کے ساتھ بہت محبت رکھتے تھے اور تبلیغ احمدیت کے فدائی تھے۔ اپنے والد صاحب کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے جب بھی آپ قادیان تشریف لاتے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے فیملی ڈاکٹر کے طور پر کام کرتے تھے۔ اور کئی دنوں تک قادیان میں قیام کرتے تھے۔ اس دوران قادیان کے افراد کا بھی علاج کرتے تھے۔ مرحوم موصوف آخری دم تک بطور صدر جماعت جے پور خدمت بجالاتے رہے۔

اسی شجرہ کے ایک وجود محترم امجد لطیف صاحب مرحوم ہیں، جن کے اندر اپنے والد اور دادا مرحوم کے تمام صفات پائی جاتی تھیں۔ آپ نے جے پور میں LL.B کی پڑھائی کے بعد اپنا ایک پرائیویٹ اسکول کھولا جس میں اکثر غیر احمدی بچے پڑھتے تھے۔ بچوں کو مخالف مُلّا آپ کے اسکول میں پڑھنے سے روکتے تھے، مگر موصوف کے اخلاق و اخلاص کے مدِ نظر اپنے بچوں کو اکثر غیر احمدی مسلمان آپ کے اسکول بغرض تعلیم بھیجا کرتے تھے۔ کہیں غریب مسلمان بچے تعلیم سے محروم نہ رہ جائیں، اس غرض سے آپ اُن کی فیس معاف کردیا کرتے تھے۔

مرحوم موصوف لمبے عرصے تک جے پور کے صدر رہے۔ آپ نے مکرم فضل احمد صاحب IG, Bihar سابق امیر بہار کے ساتھ مارواڑ علاقہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ جب بھی کبھی مبلغین و معلمین کرام کو میدان تبلیغ میں کوئی مشکل درپیش ہوتی تو موصوف فوراً وہاں پہنچتے تھے۔ پھر 2001 میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ کو بطور صوبائی امیر راجستھان مقرر فرمایا۔

آپ کو 2001 سے 2010 تک صوبائی امیر راجستھان خدمت کا موقع ملا۔ اور 2010 سے لے کر 2011 تک زونل امیر کے عہدہ پر فائز رہے۔

ایک مبشر خواب:

امیر راجستھان مقرر ہونے کے کچھ عرصہ بعد آپ نے ایک خواب دیکھی ''حضور خلیفۃ المسیح الرابعؒ ایک بہت اُونچی پہاڑی پر کھڑے ہیں اور ہزاروں کی تعداد میں لوگ اردگرد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع سے ملاقات کیلئے جمع ہیں۔ آپ کو ایسا محسوس ہوا کہ یہ پہاڑی علاقہ راجستھان کا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع بہت بشاشت اور خوشی سے تمام احباب سے ملاقات کررہے ہیں آپ مرحوم نے حضور (خلیفۃ المسیح الرابع) کی خدمت میں شربت پیش کیا۔ جو تھوڑا سا چھلک گیا۔ اور زمین پر گر گیا۔ اس کو صاف کرنے کیلئے آپ نے اپنی اہلیہ یعنی (خاکسارہ) کو آواز لگائی اس دوران آپ کی آنکھ کھل گئی۔''

امیر بننے کے بعد آپ نے راجستھان کے ہر علاقے کا قریہ قریہ دورہ کیا اور لوگوں سے ذاتی رابطہ قائم کرتے ہوئے حالات کو مزید بہتر بنانے کی کوشش کرتے رہے۔ آپ کے دور میں بیاور، اودے پور، جودھ پور، باراں، دھول پور، بھرت پور، اجمیر اور جے پور کے مختلف علاقوں میں جماعت کے پیغام کو پہنچایا۔ کئی علاقوں میں مساجد و مشن ہاؤسز تعمیر کروائے اور قبرستان کے لئے زمین بھی خریدی اور ان ریگستانی علاقوں میں پانی کی قلت کو دیکھتے ہوئے ہینڈ پمپ بھی نصب کروایا۔ جے پور کے دوسا علاقہ میں تبلیغ کے دوران دشمنانِ احمدیت نے آپ پر جھوٹے کیس دائر کرتے ہوئے دس داعیان الی اللہ کو سپرد جیل کروادیا اور چیلنج دیا کہ آپ کو چند دن جیل میں ہی رکھنا ہے۔ یہ خبر ملتے ہی امیر صاحب دو وکیلوں کے ساتھ موقع پر پہنچ گئے اور کاروائی شروع کی لیکن مجسٹریٹ نے یہ شرط رکھی کہ مقامی افراد کی ضمانت پر ہی رہا کیا جاسکتا ہے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ رئیس المخالفین کے خالہ زاد بھائی نے ضمانت دی اور رات گیارہ بجے داعیان الی اللہ کی رہائی ہوئی۔ اس وقت امیر صاحب مرحوم کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا اور فرمایا کہ خدا نے ہماری مدد کی۔

قبولیت دُعا کا واقعہ:

آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ تھا اپنا ایک قبولیت دُعا کا واقعہ آپ نے کئی بار بیان کیا ہے۔ آپ کہتے تھے جب کشن گڑھ مشن ہاؤس نزدیک اجمیر کی تعمیر کیلئے مرکز کی طرف سے منظوری آئی تو وہاں پر پانی کیلئے بور کیا گیا لیکن پانی نہیں نکلا۔ اس کے بعد مرحوم نے وہاں دُعا کروائی اور ایک جگہ کی نشاندہی کی کہ اس جگہ بور کریں یہاں پانی ضرور نکلے گا۔ اس پر وہاں موجود لوگوں نے حتیٰ کہ غیر احمدیوں نے بھی یہی کہا کہ یہاں پر پانی نہیں نکلے گا۔ اس پر آپ نے کہا کہ میں نے دُعا کی ہے یہاں اسی جگہ پر بور کیا جائے پانی ضرور نکلے گا۔

آپ کے حکم پر بورنگ شروع ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کی دُعا کی قبولیت کے نشان کے طور پر اُس جگہ سے پانی ظاہر فرمایا۔ اور ۵۶ فٹ بورنگ پر ہی پانی نکل آیا۔ احتیاطاً ۱۰۰ فٹ بور کیا گیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور آپ کی دعا کی قبولیت کے نشان کے طور پر آج بھی کشن گڑھ مسجد کے صحن میں پانی دستیاب ہے اور جماعت کے علاوہ غیر احمدی لوگ اس پانی سے فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔

خدمت خلق کے مختلف واقعات:

محترم امجد لطیف صاحب میں خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا اور یہ جذبہ آپ کو ورثتاً ملا تھا آپ کے خدمت خلق کے چند واقعات پیش ہیں۔

ا۔ آپ نے لوگوں کی خدمت کی غرض سے ۱۹۸۴ میں جے پور میں آکسفورڈ اکیڈمی چلڈرن نام سے ایک اسکول کی شروعات کی جو آج بھی جاری ہے۔ اس کی شروعات سے لیکر اب تک علاقہ کے بہت سارے غریب اور نادار بچوں کو مفت تعلیم دی جاتی ہے اور خصوصاً آپ کا یہ طریق تھا کہ جن بچوں کے والدین فیس نہیں دے پاتے تھے آپ ان کی فیس معاف کردیا کرتے تھے۔ آپ کی اس خوبی اور دیگر کئی خوبیوں کی وجہ سے علاقہ کے احمدی اور غیر احمدی احباب آپ کے اخلاق اعلیٰ کی برملا تعریف کرتے ہیں۔

۲۔ آپ کو کئی سال تک بحیثیت امیر راجستھان کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دوران آپ ہمیشہ مبلغین اور معلمین کے ذاتی کاموں میں بھی تعاون فرماتے۔ اور کسی طرح کی کوئی پریشانی آنے پر ان کے ساتھ کھڑے رہتے۔ دُعائیں کرتے اور کوشش کرتے کہ جلد از جلد پریشانی دور ہوجائے۔ اسی طرح مبلغین معلمین اور مرکزی جماعتی نمائندگان کے ساتھ ہمیشہ عزت واحترام اور وفا کا سلوک رہا۔

خلیفہ وقت سے ملاقات کی سعادتیں:

آپ کو ۲۰۰۱ میں جلسہ سالانہ جرمنی میں جس وقت آپ امیر راجستھان مقرر ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی۔ خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے آپ سے انتہائی پیار و محبت کا سلوک فرمایا اور جماعتی کام کو آگے بڑھانے نیز آپ کی صحت کیلئے بھی دُعا فرمائی۔ اسی طرح بطور یادگار آپ کو دو صافے اور ایک قلم نیز کچھ نقدی بھی عنایت فرمائی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ۲۰۰۵ میں ملاقات:

۲۰۰۵ء میں پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دہلی مشن ہاؤس میں تشریف لائے اس موقع پر محترم امیر صاحب کو مع فیملی حضور سے شرف ملاقات نصیب ہوئی۔ حضور انور نے بچوں کی پڑھائی اور ان کے رشتوں کے بارے میں بھی دریافت فرمایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے ۲۰۰۸ میں بھی آپ کو دہلی مشن ہاؤس میں ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دوران آپ کو حضور سے علیحدہ ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آپ سے راجستھان میں جماعتی کارگزاری کی بابت دریافت فرمایا اور فرمایا کہ آپ اپنی صحت کا دھیان دیں بہت کمزور ہیں اس ملاقات کے دوران آپ مرحوم نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جے پور آنے کی دعوت دی اس پر حضور انور نے فرمایا دہلی سے جے پور کتنے گھنٹوں کا راستہ ہے؟ آپ نے جواباً فرمایا دہلی سے جے پور ۵ گھنٹے کا راستہ ہے۔ اس پر حضور نے

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

فرمایا انشاء اللہ میں ضرور آؤں گا۔

۳۔جلسہ سالانہ لندن ۲۰۰۹ میں ملاقات۔

آپ مرحوم کو ۲۰۰۹ میں جلسہ سالانہ لندن میں شریک ہونے کا موقع ملا۔اس جلسہ میں آپ کو مع فیملی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

خلیفہ وقت کی اطاعت:

محترم امجد صاحب مرحوم کے دو بھائی اور تین بہنیں تھیں۔بیرون ممالک میں سکونت رکھتے تھے۔صرف موصوف مرحوم اپنے والدہ کے ساتھ جے پور میں رہتے تھے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے زمانے میں جب مرحوم اپنی والدہ کے ہمراہ پاکستان گئے تو اس وقت اچانک ہندو پاک میں جنگ شروع ہونے کی بناء پر آپ مرحوم نے حضور کی خدمت میں پاکستان میں رہائش اختیار کرنے کی خواہش ظاہر کی تو حضور نے فرمایا اگر آپ یہاں ٹھہر گئے تو راجستھان میں احمدیت کا پیغام کون پہنچائیگا؟ لہٰذا آپ حضور انور کے ارشاد پر عمل کرتے ہوئے واپس جے پور لوٹ آئے اور حتی الوسع ارشاد پر عمل کیا۔

شادی: آپ کی شادی خاکسارہ زرین امجد بنت مکرم عبدالقیوم صاحب بورڈنگ روڈ پٹنہ کے ساتھ ۲۷ جولائی ۱۹۷۵ کو ہوئی۔خاکسار کے والد حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی اہلیہ مکرمہ سارہ بیگم صاحبہ کے ماموں زاد بھائی ہیں۔اور خاکسارہ مکرم فضل احمد صاحب آئی جی پٹنہ کی بھانجی ہے۔

آپ کے ساتھیوں کے تاثرات:

مکرم محترم مولوی محمد ایوب ساجد صاحب حال قادیان کو ۱۹۸۹ سے ۱۹۹۲ تک راجستھان میں خدمت کرنے کا موقع ملا۔

اس دوران جے پور میں آپ کو محترم امیر صاحب کے ساتھ مل کر کام کرنے کا موقع ملا۔آپ لکھتے ہیں۔’’محترم امجد لطیف صاحب نہایت ہی مخلص صوم وصلوٰۃ کے پابند غریبوں یتیموں کے ازحد ہمدرد جماعت احمدیہ جے پور کے ساری عمر ایک سرگرم رکن رہے۔آخری سالوں میں امارت کے منصب پر بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔مکرم امجد لطیف صاحب کا گزر بسر ایک نجی سکول پر تھا۔آپ کی رہائش گاہ جوکہ جے پور شہر کے وسط میں واقع تھی ہمیشہ ہی جماعت احمدیہ کا مرکز رہی۔آپ کا مکان ہی جماعت کی مسجد تھی۔خاص طور پر جمعہ کی نماز اور تمام جماعتی تقریبات آپ کے مکان پر ہی منعقد ہوا کرتی تھیں۔آپ بڑی خندہ پیشانی سے اپنا سکول بند کر کے احباب کا استقبال کرتے تھے۔

مکرم امجد لطیف صاحب ایک کامیاب داعی الی اللہ تھے۔اور آپ کا مکان کسی دار التبلیغ سے کم نہ تھا۔غیر از جماعت لوگ جماعتی معلومات کیلئے آپ کے پاس ہی آیا کرتے تھے۔خود بھی آپ جب گھر سے باہر جاتے تھے تو کیونکہ ہر کوئی جانتا تھا کہ آپ احمدی ہیں تبلیغی گفتگو کے علاوہ ذی علم احباب کو جماعتی لٹریچر بھی دیا کرتے تھے۔

آپ بہت منکسر المزاج اور شریف النفس اور ہرکس وناکس سے ہمدردانہ سلوک کرنے والے وجود تھے۔انسانیت کے ناطے آپ کی ہمدردی احمدیوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ بڑی کثرت سے غیر احمدی غیر مسلم پڑوسی آپ سے صلاح مشورہ کیلئے آیا کرتے تھے۔چونکہ آپ کا دائرہ احباب ایک غریب سے لیکر حکام بالا تک تھا۔غریب تو آپ کے چاہنے والے تھے ہی معززین شہر اور سرکاری افسران بھی آپ کی بڑی عزت کیا کرتے تھے۔خاکسار کو آپ کے ساتھ افسران سے ملاقات کیلئے کئی بار جانے کا موقعہ ملا۔اسی طرح تبلیغی جلسوں میں بھی جانے کا اکثر موقع ملتا رہتا تھا۔جے پور کے کئی دینی مدارس جوکہ جے پور میں اہم مقام رکھتے ہیں وہاں جاکر تبلیغ حق پہنچانے اور جماعتی کتب خواہشمند مولوی صاحبان تک پہنچانے کا موقعہ ملا۔جہاں تبلیغ کرتے تھے اُن سے پھر مستقل رابطہ بھی رکھا کرتے تھے۔جماعتی کاموں کیلئے ہر وقت تیار رہتے تھے اور تبلیغ کا موقع ملنے کی تلاش میں رہتے تھے۔مرحوم بڑی خوبیوں کے مالک دینی جذبہ رکھنے والے تھے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔‘‘

وفات وتدفین:

آپ کی وفات 18 اپریل 2013 بروز جمعرات دن کے ساڑھے بارہ بجے ہوئی۔آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ قادیان میں بروز جمعہ 19 اپریل 2013ء کو بعد نمازِ مغرب عمل میں آئی۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور مقامِ قرب عطا فرمائے۔مرحوم نے اپنے پیچھے خاکسارہ اور تین بچیاں عزیزہ صائمہ جعفر (کیپ ٹاؤن ساؤتھ افریقہ) عزیزہ صبیحہ امجد حیدرآباد۔عزیزہ سعدیہ امجد مونگھیر جو شادی شدہ ہیں یادگار چھوڑی ہیں۔اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔اور مرحوم کے جملہ اعلیٰ خصائل کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

❀❀❀

نماز جنازہ حاضر و غائب

☆حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 23/اپریل 2013ء بروز منگل، 12 بجے دوپہر مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر **مکرمہ صبیحہ منان صاحبہ (اہلیہ مکرم عبدالمنان قریشی صاحب۔نیروبی۔حال یوکے)** کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

21/اپریل 2013 کو ایک لمبی بیماری کے بعد 73 سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ بیماری کی وجہ سے گزشتہ کچھ عرصہ سے شدید تکلیف میں تھیں لیکن یہ تمام عرصہ بڑے صبر سے گزارا۔آپ کا تعلق نیروبی کی بہت پرانی اور مخلص فیملی سے تھا۔آپ محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب آف حیدرآباد دکن کی بیٹی اور حضرت حکیم محمد حسین قریشی صاحب (موجد مفرح عنبری) صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نواسی تھیں۔آپ نے نیروبی میں صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک والہانہ محبت اور احترام کا تعلق تھا۔آپ بہت، نیک، ہمدرد، مخلص باوفا اور خدمت خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی خاتون تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب:

(1) مکرم عبدالعزیز صاحب (ابن مکرم منشی فضل دین صاحب مرحوم آف پھیروچچی۔کنری) 3 اپریل 2013 کو مختصر علالت کے بعد 79 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔مرحوم پنجوقتہ نمازوں کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، ملنسار، چندوں میں باقاعدہ اور مرکزی نمائندگان کا خیال رکھنے والے، بہت مہمان نواز، غریب پرور اور بے ضرر انسان تھے۔آپ کو خلافت سے والہانہ عشق تھا۔مرحوم موصی تھے۔آپ کے بیٹے مکرم حافظ عبدالاعلیٰ صاحب تحریک جدید ربوہ میں بطور وکیل المال اوّل خدمت بجالا رہے ہیں۔

(2) محترم شیخ محمد اسلم صاحب (قصور) 12 دسمبر 2012 کو 87 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔آپ حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بڑے بیٹے تھے۔انتہائی نیک، متقی، پرہیزگار، نمازوں کے پابند اور دعا گو انسان تھے۔کتب حضرت مسیح الموعود علیہ السلام کا وسیع مطالعہ رکھتے تھے۔خلافت کے ساتھ بے انتہا عشق تھا۔تربیت اولاد کا خاص خیال رکھا کرتے تھے۔آپ نے قصور میں لمبا عرصہ صدر جماعت کے طور پر اور 15 سال بحیثیت نائب امیر ضلع خدمت کی توفیق پائی۔آپ کو دو مرتبہ اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔

(3) مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ (اہلیہ مکرم خواجہ عبدالحمید انصاری صاحب۔حیدرآباد دکن۔انڈیا) 27 فروری 2013ء کو 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب (چنتہ کنٹہ) کی بیٹی تھیں جو چنتہ کنٹہ جماعت کے سب سے پہلے امیر تھے۔مرحومہ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کرنے کی توفیق ملی۔لمبا عرصہ اپنے حلقہ کی صدر لجنہ بھی رہیں۔صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صلہ رحمی کرنے والی، غریب پرور، صابروشاکر، کثرت سے ذکر الٰہی کرنے والی قانع اور ہمدرد خاتون تھیں۔چندوں میں باقاعدہ اور خلافت سے بہت اخلاص ووفا کا تعلق رکھتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ 6 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم واصف احمد انصاری صاحب (سابق مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ یوکے) کی والدہ تھیں۔

(4) مکرمہ مبارکہ شوکت صاحبہ (اہلیہ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب۔نیو مسلم ٹاؤن لاہور) یکم فروری 2013 کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ رحومہ بہت مہمان نواز خاتون تھیں۔جماعتی عہدیداران کی خدمت کرکے بہت خوشی محسوس کرتی تھیں۔احمدی اور غیر احمدی مستحقین کی ہر ممکن مدد کیا کرتی تھیں۔آپ کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔اپنے بچوں کو بھی زبردستی دعوت الی اللہ کے لئے بھجواتیں تا کہ ان کا جماعت کے ساتھ گہرا تعلق قائم رہے۔

☆☆☆☆☆

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
سرمہ نور۔کاجل۔حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

ZUBER ENGINEERING WORK
زبیر احمد شحنہ
(الیس اللہ بِکافٍ عبدہ)
Body Building
All Types of Welding and Grill Works

Cell: 09886083030, 09480943021
HK Road- YADGIR-585201
Distt. Gulbarga (KARNATKA)
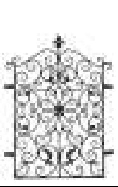

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

عید ملن تقریب

بھونیشور: ۲۵/اگست ۲۰۱۳ء کو ہوٹل HHI میں عید ملن تقریب کا انعقاد کیا گیا۔جس میں صوبہ کی معزز شخصیات کو مدعو کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ کے بعد خاکسار نے معزز مہمانان کا استقبال کیا اور عید ملن کا مقصد بیان کیا۔بعدہ معززین نے سامعین سے اپنے خیالات کا اظہار کیا اور کہا کہ اس قسم کے آپسی محبت کو بڑھانے والے پروگرام ہوتے رہنے چاہئیں۔آخر پر محترم ڈاکٹر منظور حسین صاحب نے سامعین سے خطاب کیا اور جماعت کا پیغام پہنچایا۔اللہ تعالیٰ اس عید ملن کے بہتر نتائج ظاہر فرمائے۔اسی طرح بتاریخ ۷ تا ۹ ستمبر ۲۰۱۳ء تین روزہ تربیتی کیمپ کا انعقاد ہوا جس میں ۴ جماعتوں سے ۱۸۲ افراد نے شرکت کی۔پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔اس کیمپ میں بنیادی دینی معلومات، سادہ نماز اور اختلافی مسائل کے موضوع پر کلاسز لی گئیں۔۹ ستمبر ۲۰۱۳ء کو شام ۵ بجے اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مکرم فرزان احمد خان صاحب نے خطاب کیا بعد ازاں طلبا میں انعامات اور سندات تقسیم کی گئیں۔صدارتی خطاب اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (محمد نور الدین امین۔بھونیشور۔اُڈیشہ)

سرکاری حُکام کو کتاب World Crises and the path way to Peace و لیف لیٹ کا تحفہ

گزشتہ دنوں خاکسار کو تبلیغی دورے کی غرض سے صوبہ یوپی جانے کا موقع ملا۔اس سفر میں خاکسار نے اعلیٰ حکام کے ساتھ رابطہ کر کے ان کی خدمت میں شانتی پتھ لیف لیٹ اور World Crises کتاب پیش کی۔اسی طرح مہاراشٹر کے ضلع سانگلی میں 31.8.13 کو ہونے والی کانفرنس سے قبل ہونے والی مخالفت کی صورت حال سے حکام کو آگاہ کیا۔مورخہ 13-9-2 تا 13-9-12 مکرم مولوی فضل رحیم خان صاحب مبلغ سلسلہ و امیر جماعت شولاپور اور مکرم محمد اسحٰق خان صاحب معلم سلسلہ کی معیت میں عزت مآب سُشیل کمار شندے صاحب مرکزی وزیر داخلہ گورنمنٹ آف انڈیا اور علاقہ کے دیگر اعلیٰ عہدیداران کی خدمت میں بھی مذکورہ بالا لٹریچر پیش کیا۔صوبہ یوپی اور ممبئی کے 31 آئی پی ایس 9 سینئر پولیس آفیسران اور تین اعلیٰ معززین کل 43 افراد کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی مذکورہ بالا کتب اور لیف لیٹ پیش کرنے کی توفیق ملی۔دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اس میں برکت عطا فرماتے ہوئے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔آمین۔

(عقیل احمد سہارنپوری۔کارکن نظارت دعوت الی اللہ شمالی ہند)

تربیتی اجلاس: محبوب نگر: ۲۹ ستمبر ۲۰۱۳ء بروز اتوار محترم قاسم شریف صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت ایک تربیتی نشست کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید اور منظوم کلام کے بعد ''نماز باجماعت کی اہمیت'' اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مذہبی رواداری کے موضوع پر خطاب ہوئے۔صدر اجلاس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بطور داعی الی اللہ کے موضوع پر خطاب کیا۔دُعا کے ساتھ تربیتی نشست کا اختتام ہوا۔ (محمد اکبر معلم سلسلہ محبوب نگر۔آندھرا)

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۱۶

ہوا تھا کہ جن کو میں الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔اس کے بعد ہم قادیان میں ہر طرف گھومے۔امام مہدی کی مسجد بیت الفکر، بیت الدعا، وہ گھر جہاں امام مہدی علیہ السلام پیدا ہوئے اور رہے، جہاں انہوں نے روزے رکھے، اور مسجدِ نور بھی گئے۔ان جگہوں پر دعا کی توفیق ملی اور وہ ایسی حالت طاری ہوئی جو ناقابلِ بیان ہے۔ایسے لگا جیسے دماغ چکرا گیا ہو۔ہم تمام اہم جگہوں پر گئے اور میں اس وجہ سے اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتا ہوں۔

پھر ایک صاحب لکھتے ہیں، یہ غالباً انڈیا ہے۔جماعت احمدیہ چٹیالہ گوداوری آندھرا پردیش میں غیر احمدی علماء اور چند شر پسندوں نے مشن ہاؤس پر حملہ کیا اور مسجد پر قبضہ کر لیا جس کو جماعت احمدیہ نے آباد کیا تھا۔انہوں نے کہا کہ اس مسجد میں امامت ہم کریں گے، لیکن آپ لوگ مسجد میں آ کر نماز پڑھنا چاہیں تو پڑھ سکتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ نے احباب کے دل میں سلسلہ کے لئے ایسی غیرت رکھی ہے کہ کسی بھی فرد نے اُن کا مقتدی ہونا پسند نہیں کیا۔اور ہر ایک نے اُن کے پیچھے نماز ادا کرنے سے انکار کر دیا اور احمدیت پر ثابت قدم رہے۔پس یہ ایک مثال ہے دینی غیرت کی، کہ ایسے لوگ جو زمانے کے امام کو نہیں مانتے، اُس امام کو نہیں مانتے جس کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آیا ہے تو پھر ایسے شخص کے پیچھے ہم کس طرح نماز پڑھ لیں۔ایسے شخص کو کس طرح امام بنا لیں جو زمانے کے امام کا انکاری ہو۔ہم نے بندوں کو نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اور اس بارے میں بھی احتیاط کرنی چاہئے۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ خوش قسمت ہیں وہ جو بیعت کی حقیقت کو سمجھتے ہیں اور جنہوں نے پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کی ہیں اور کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک بیعت کا حق ادا کرنے والا بن جائے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے درد کو جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کے لئے آپ علیہ السلام کے دل میں تھا، ہمیں سمجھنے والا بنا دے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں خوب جانتا ہوں کہ ان باتوں کا کسی کے دل میں پہنچا دینا میرا کام نہیں اور نہ ہی میرے پاس کوئی ایسا آلہ ہے جس کے ذریعہ سے میں اپنی بات کسی کے دل میں بٹھا دوں۔پس ہمیں خاص طور پر اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے، اپنی حالتوں کو خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Study Abroad
10 Offices Across India
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.

بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
(Mob.): " 9464066686
(Mob.): " 9915379255
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 62 Thursday 24 Oct 2013 Issue No.43

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد ایمانوں کی تقویت اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کرنا ہے

ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11؍اکتوبر 2013 بمقام آسٹریلیا

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں، کیونکہ ہر ایک قوم کی ایمانی حالتیں نہایت کمزور ہوگئی ہیں۔ اور عالمِ آخرت صرف ایک افسانہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہر ایک انسان اپنی عملی حالت سے بتا رہا ہے کہ وہ جیسا کہ یقین دنیا اور دنیا کی جاہ و مراتب پر رکھتا ہے اور جیسا کہ بھروسہ اُس کو دنیوی اسباب پر ہے یہ یقینا بھروسہ ہرگز اُس کو خدا تعالیٰ اور عالمِ آخرت پر نہیں۔ زبانوں پر بہت کچھ ہے مگر دلوں میں دنیا کی محبت کا غلبہ ہے۔ حضرت مسیحؑ نے اسی حالت میں یہود کو پایا تھا اور جیسا کہ ضعفِ ایمان کا خاصہ ہے، یہود کی اخلاقی حالت بھی بہت خراب ہوگئی تھی اور خدا کی محبت ٹھنڈی ہوگئی تھی۔ اب میرے زمانے میں بھی یہی حالت ہے۔ سو میں بھیجا گیا ہوں تا کہ سچائی اور ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔ سو یہی افعال میرے وجود کی علتِ غائی ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ پھر آسمان زمین سے نزدیک ہوگا، بعد اس کے کہ بہت دور ہوگیا تھا۔

(کتاب البریہ صفحہ ۲۹۴۔۲۹۳)

پس ہم جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں، ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ ہم کس حد تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کر رہے ہیں۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ میں ایمانوں کو قوی کرنے آیا ہوں۔ اُن میں مضبوطی پیدا کرنے آیا ہوں۔ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہمارے ایمان مضبوطی کی طرف بڑھ رہے ہیں؟ اگر ہم بیعت کر کے بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کو اُس طرح نہیں پہچان سکے جو اس کے پہچاننے کا حق ہے تو ہماری بیعت بے فائدہ ہے۔ ہمارا اپنے آپ کو احمدی کہلانا کوئی قیمت نہیں رکھتا۔ اگر آج ہم اپنے دنیاوی مالکوں کو خوش کرنے کی فکر میں ہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی بعثت کے مقصد کو پورا نہیں کر رہے۔ ہم آپ سے کئے گئے عہدِ بیعت کو نہیں نبھا رہے۔

اگر ہم دنیا کے رسم و رواج کو دین کی تعلیم پر ترجیح دے رہے ہیں تو ہمارا احمدی کہلانا صرف نام کا احمدی کہلانا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ہمیں چاروں طرف نظر آتا ہے کہ کیا مسلمان اور کیا غیر مسلم ہر ایک دنیا کی محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ دنیا کی لغویات اور بے حیائیوں نے خدا تعالیٰ کی یاد کو بہت پیچھے کر دیا۔ مسلمانوں کو پانچ وقت نمازوں کا حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اُس کی محبت کی وجہ سے اس عبادت کا حکم ہے، لیکن عملاً صورتحال اس کے بالکل الٹ ہے۔ ایک احمدی جب اس لحاظ سے دوسروں پر نظر ڈالتا ہے تو اُسے سب سے پہلے اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم اپنی نمازوں کو خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق ادا کر رہے ہیں یا نہیں؟ کیا ہم اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنی عبادتوں کو کرنے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں تو ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے اس دعوے کی نفی کر رہے ہیں کہ آپ کے آنے کا مقصد اللہ تعالیٰ پر ایمان قوی کرنا ہے۔ آپ کے آنے کا مقصد سچائی کے زمانے کو پھر لانا ہے۔ آپ کے آنے کا مقصد آسمان کو زمین کے قریب کرنا ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا ہے۔ یقینا ہمارے ایمان اور اعمال کی کمی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعویٰ کی نفی نہیں ہوتی۔ ہاں ہم اُس فیض سے حصہ لینے والے نہیں ہیں جو آپ کی بعثت سے جاری ہوا ہے۔ ہمارے ایمان لانے کے دعوے بھی صرف زبانی دعوے ہیں۔ پس بجائے اس کے کہ ہر ایک دوسرے پر نظر رکھے کہ وہ کیا کر رہا ہے، اُس کا ایمان کیسا ہے، اُس کا عمل کیسا ہے اور اُس میں کیا کمزوری ہے، ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ وہ کیا کر رہا ہے اور کس حد تک اپنے عہدِ بیعت کو پورا کر رہا ہے۔ کس حد تک آپ علیہ السلام کے مقصد کو پورا کر رہا ہے۔ کس حد تک اعمالِ صالحہ بجالانے کی کوشش کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ہمیں مختلف مواقع پر بڑی شدت اور درد سے نصیحت فرمائی ہے کہ تم جو میری طرف منسوب ہوتے ہو، میری بیعت میں آنے کا اعلان کرتے ہو۔ اگر احمدی کہلانے کے بعد تمہارے اندر نمایاں تبدیلیاں پیدا نہیں ہوتیں، تو تم میں اور غیر میں کوئی فرق نہیں ہے۔

پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہماری نیکیوں کے معیار اُس سطح تک بلند ہوں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ بعض نصائح جو آپ علیہ السلام نے بیعت کرنے والوں کو مختلف اوقات میں فرمائیں، اُن کا میں اس میں ذکر کروں گا۔ ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

یہ مت خیال کرو کہ بیعت کر لینے سے ہی خدا تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے۔ یہ تو صرف پوست ہے مغز تو اس کے اندر ہے۔ اکثر قانون قدرت یہی ہے کہ ایک چھلکا ہوتا ہے اور مغز اس کے اندر ہوتا ہے۔ چھلکا کوئی کام کی چیز نہیں ہے۔ مغز ہی لیا جاتا ہے۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ ان میں مغز رہتا ہی نہیں اور مرغی کے ہوائی انڈوں کی طرح جن میں نہ زردی ہوتی ہے نہ سفیدی، جو کسی کام نہیں آسکتے اور ردّی کی طرح پھینک دیے جاتے ہیں۔ اسی طرح پر وہ انسان جو بیعت اور ایمان کا دعویٰ کرتا ہے اگر ان دونوں باتوں کا مغز اپنے اندر نہیں رکھتا (یعنی بیعت اور ایمان کی حقیقت نہیں پتا اور عمل اس کے مطابق نہیں) تو اُسے ڈرنا چاہئے کہ ایک وقت آتا ہے کہ اُس ہوائی انڈے کی طرح ذرا سی چوٹ سے چکنا چور ہو کر پھینک دیا جائے گا۔

سیدنا حضور انور نے احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اطاعت کے معیار حاصل کرو۔ اطاعت یہ نہیں کہ خلیفہ وقت کے یا نظامِ جماعت کے فیصلے جو اپنی مرضی کے ہوئے، دلی خوشی سے قبول کر لئے اور جو اپنی مرضی کے نہ ہوئے اُس میں کئی قسم کی تاویلیں پیش کرنی شروع کر دیں، اُس میں اعتراض کرنے شروع کر دیئے۔ فرمایا کہ یہ بیعت کا دعویٰ اگر ہے تو پھر اطاعت بھی کامل ہونی چاہئے۔ پس یہ بیعت کا دعویٰ، اعتقاد کا دعویٰ، مریدی کا دعویٰ اور اس حقیقی اسلام پر عمل کرنے کا دعویٰ یا مسلمان ہونے کا دعویٰ تبھی حقیقی دعویٰ ہے جب یہ اعلان ہو کہ آج بیعت کرنے کے بعد میرا سب کچھ نہیں رہا بلکہ سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہے اور اس کے دین کے لئے ہے۔ اور یہی بیعت کا مقصد ہے کہ اپنے آپ کو بیچ دینا۔

سیدنا حضور انور نے فرمایا کہ (اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو آج بھی ایسے مخلص اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے جو بیعت کرنے کے بعد پاک تبدیلیاں اپنے اندر پیدا کرتے ہیں حضور انور نے مختلف ممالک کے احباب کے پاک تبدیلیوں کے واقعات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

رشین ممالک میں بیعت کرنے والے احباب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے ایمان اور اخلاص میں غیر معمولی طور پر آگے بڑھ رہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک گزشتہ سال قادیان کے جلسہ میں بھی شامل ہوئے اور واپس آنے کے بعد، اپنے ملک پہنچنے کے بعد جو اپنے تاثرات انہوں نے بھجوائے، اُن میں سے ایک صاحب نے لکھا کہ اس مبارک جگہ کے بارے میں کتب میں پڑھا اور ٹی وی پر دیکھا تھا لیکن جب ہمارے قدم اس زمین پر پڑے تو وہی ماحول جو مسیح موعود علیہ السلام کے وقت تھا، ہم پر بھی طاری ہوگیا۔ یہاں پر سانس لینا بہت آسان تھا اور آدمی دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتا ہے۔ حتی کہ اس کے خیالات تک نہیں آتے اور بندے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مستغرق ہو جاتے ہیں۔ جو کچھ ہم نے وہاں دیکھا اور محسوس کیا اس کو الفاظ میں ڈھالنا مشکل ہے۔

پھر ایک دوست نے لکھا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے قادیان جانے اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق مہدی آخر الزمان کو سلام پہنچانے کی توفیق ملی۔ میں نے پہلی مرتبہ احمدیہ مسجد سے آذان کی آواز سنی، کیونکہ وہاں بھی پابندیاں ہیں، روس میں بھی، مسجد میں آذان نہیں دے سکتے۔ میں نے اپنا سامان جلدی سے رکھا اور وضو کرتے ہوئے یہ سوچتے سوچتے مسجد پہنچا کہ یہ مسیح موعود کی مسجد ہے اور دو رکعت نماز ادا کر کے ایک احمدی بھائی سے پوچھا کہ کیا یہ امام مہدی علیہ السلام کی ہی مسجد ہے تو اُس نے کہا نہیں، یہ مسجد دار الانوار ہے۔ اس پر میں کچھ غمگین سا ہو کر اپنے بھائیوں کی طرف گیا اور اُن کو بتایا۔ بہر حال ہم نے فجر کی نماز اُسی مسجد میں ادا کی اور پھر ہم امام مہدی علیہ السلام کے مزار پر گئے اور دعا کی۔ اُس وقت میں اللہ کے حضور شکر کے ایسے جذبات سے بھرا

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: کرشن احمد قادیان

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان